ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

اراءة الادب لفاضل النسب

۱۳۲۹ھ

(نسبی فضیلت والے کو ادب کی راہ دکھانا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۶۶

افضل الفضلاء اکمل الکملاء مولانا مفتی صاحب! تسلیم۔

ایں کہ استفتائے ترسیل خدمتِ عالی مے شود از دستخط و مہرِ خویش و از دیگر علماء مزین نمودہ برمنت نہ نہند، چونکہ مسلمان ایں زماں بسبب جہالت از اکثر حرفہ و پیشہ انحراف مے دارند، و صاحب پیشہ را حقیر می شمارند، و روز بروز بدائرہ ادبار پا می کشند بر بناء علیہ برائے اصلاحِ قوم مصلحۃً ایں استفتاء نوشتہ شد، زیادہ والسلام۔

یہ استفتاء جو کہ خدمتِ عالی میں بھیجا جارہا ہے اپنے اور دوسرے علماء کے دستخط و مُہر سے مزین کرکے مجھ پر احسان کریں، چونکہ اس زمانہ کے مسلمان جہالت کے سبب سے اکثر ہنر و پیشہ سے گریز کرتے ہیں اور صاحب پیشہ کو حقیر جانتے ہیں اور روزانہ دائرہ پستی میں پاؤں رکھتے ہیں، اسی بنا پر اصلاحِ قوم کے لئے مصلحتاً یہ استفتا لکھا گیا، والسلام۔

(محمد لطف الرحمٰن البردوانی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر جدِّ اعلیٰ کسی کا کاشت کار یا نورباف یا ماہی فروش ہو بعدہٗ اس کی نسل میں یہ پیشہ معمول رہا ہو یا متروک ہوگیا ہو تو اس صورت میں ان کی اولاد کو ماشا یا جولاہا یا شکاری یا اطراف کہہ کر پکارنا جس سے ان کی دل شکنی ہوتی ہے درست ہے نہیں؟ اور علاوہ صحابی النسل کے دوسری قوم کو شیخ کہنا روا ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

بداں کہ قولہ تعالیٰ جعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم[1] وقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ[2] وقولِ دیگر اعملی یا فاطمۃ ولا تقولی انی بنت الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[3] باعلیٰ صوت ندا کند کہ شرافتِ نسب کہ اکثر جہال بسبب جہالت وحماقت وازعدم واقفیت حالات بزرگانِ دین وسلف صالحین وصحابہ کاملین وانبیاء مرسلین، بداں مباہات میکنند نزد حق سبحانہٗ تعالیٰ بہ ہیچے نمی ارزد وبمنزلہ ہباءً منثورا باشد کما قال اللہ تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجٰت[4]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تمھیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے شریعت کے مطابق عمل کرنا چھوڑ دیا اس کا نسب کام نہ دے گا۔ دوسرا قول ہے کہ شریعت پر عمل کرو اے فاطمہ! اور یہ نہ کہو کہ رسول اللہ کی بیٹی ہوں۔ بلند آواز سے اعلان کر رہا ہے کہ شرافتِ نسب کہ اکثر جاہل لوگ جہالت وحماقت اور حالاتِ بزرگانِ دین اور سلف صالحین اور صحابۂ کاملین اور انبیاء و مرسلین کے حالات سے ناواقفیت کی وجہ سے اس پر فخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے وقعت ہے مثلِ ہباءً منثورا ہے، البتہ مرد کی شرافت علم سے ہوتی ہے اور جنھیں علم دیا گیا وہ درجوں میں ہیں؛

[1] القرآن الکریم ۴۹/ ۱۳

[2] سُنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی فضل العلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۵۷
موارد الظمآن ؍؍ حدیث ۸۰ المطبعۃ السلفیہ ص ۴۸

[3] اتحاف السادۃ المتقین دارالفکر بیروت ۷/ ۷۷ و ۲۸۱
صحیح مسلم کتاب الایمان ۱/ ۱۱۴ و کنز العمال حدیث ۴۳۷۵۳ ۱۶/ ۱۹

[4] القرآن الکریم ۵۸/ ۱۱

وانما یخشی اللہ من عبادہ العلماء[1]
(۲) وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما العلماء ورثۃ الانبیاء[2] وان فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم[3] (۳) بلکہ شرافتِ علم فوق شرافت نسب مے باشد کما فی الدرالمختار لان شرفۃ العلم فوق شرف النسب والمال، کما جزم بہ البزازی وارتضاہ الکمال[4] وغیرہ اگر کسے عالم صالح ماہر را بالفاظ مذکورۃ الصدر طعناً وتحقیراً مخاطب سازد بدائرہ کفر پانہادہ باشد۔

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں، اور حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر، بلکہ علم کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے: اس لئے کہ علم کی شرافت نسب و مال کی شرافت سے اولیٰ ہے، جیسا کہ اس پر بزازی نے جزم فرمایا ہے اگر کوئی شخص عالم صالح ماہر کو الفاظِ مندرجہ بالا سے طعن وتحقیر کے طور پر مخاطب کرے تو دائرہ کفر میں پاؤں رکھے گا۔

حررہ العاجز الفاقر الجانی محمد لطف الرحمٰن البردوانی المخاطب شمس العلماء مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ (بنگال)

نسب میں افضل کون؟

(از اعلحضرت مجددِ دین وملت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ)

اللّٰھم لک الحمد یامن خلق الانسان، فجعلہ نسبا وصھرا وکنت قدیرا، صل علیٰ من ارسلتہ من خیر فریقین، من خیر شعوب، من خیر

یا اللہ تیرے لئے حمد ہے اے وہ ذات جس نے انسان کو پیدا فرمایا تو اس کا نسب اور رشتہ دار بنایا اور تیری ذات قادر ہے، اور رحمتیں نازل فرما اس ذات پر جس کو تُو نے دو فریقوں میں بہتر

---

[1] القرآن الکریم ۳۵/ ۲۸
[2] سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰
[3] جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۹۳
[4] الدرالمختار کتاب النکاح باب الکفاءۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۹۵

قبائل، من خیر بیوت، بشیرا و نذیرا، وملکہ نفع عترتہ وقرابتہ وخدمہ وامتہ وکل من یلوذ بحضرتہ دنیا واخری، وعلی الہ خیر ال وصحبہ خیر صحب وبارك وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

بنا کر بھیجا اور بہتر شعب اور بہتر قبائل اور بہتر گھروں میں بشیر و نذیر بنایا، اور اس کی اولاد، قرابت، خادموں، اُمّت اور دُنیا و آخرت میں ان کے حضور پر پناہ لینے والے کے نفع کے لئے تُو نے اس کو مالک بنایا اور ان کی بہترین آل پاک اور بہترین صحابہ کرام پر اور برکتیں اور سلامتی کثیر در کثیر نازل فرما۔ (ت)

کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلاحاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے، اگرچہ بات فی نفسہٖ سچّی ہو، فان کل حق صدق ولیس کل صدق حقا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں)۔

ابن السنی عمیر بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

من دعا رجلا بغیر اسمہ لعنتہ الملٰئکۃ[1]

جو شخص کسی کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

فی التیسیر ای بلقب یکرھہ لا بنحو یا عبد اللہ[2]

تیسیر میں ہے یعنی کسی بدلقب سے جو اسے بُرا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا وغیرہ سے۔

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اٰذی مسلما فقد اٰذانی، ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ[3]

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

سنن ابی داؤد میں متعدد اصحابِ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ باب الوعید فی ان یدعی الرجل بغیر اسمہ حدیث ۳۹۶ نور محمد کارخانہ کراچی ص ۱۳۷

[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث من دعا رجلا بغیر اسمہ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۲/ ۴۱۶

[3] المعجم الاوسط حدیث ۳۶۳۲ مکتبۃ المعارف ریاض ۴/ ۳۷۳

من ظلم معاهدا فانا حجيجه یوم القیمة [1] ۔ جو کسی ذمّی پر زیادتی کرے تو روزِ قیامت میں اس سے جھگڑا کروں گا۔

بحرالرائق و درمختار میں ہے:

فی القنیة قال لیهودی او مجوسی یاکافر یأثم ان شق علیه ومقتضاه انه یعزر لارتکابه الاثم [2] ۔
جس نے کسی ذمّی یہودی یا مجوسی سے کہا اے کافر، اور یہ بات اسے گراں گزری تو کہنے والا گنہگار ہوگا، اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اسے تعزیر کی جائے، قنیہ۔

تحقیقِ مقام و مقال بکمال اجمال یہ ہے کہ مدارِ نجات تقوٰی پر ہے علٰی تباین مراتبها و ثمراتها (فرقِ مراتب اور اس کے نتائج کے لحاظ سے) نہ کہ محض نسب، وما یضاهیه من الفضائل موهوباتها ومکسوباتها (جو فضائل کے مشابہ ہو ان کے وہبی اور کسبی چیزوں میں) لہٰذا محض تقوٰی بس ہے، اگرچہ شرفِ نسب و تکمیل علوم سمیہ نہ ہو اور مجرد شریف القوم یا ملّا صاحب کہلانا کافی نہیں جبکہ تقوٰی اصلاً نہ ہو۔

ان الزبانیة اسرع الی فسقة القراء منهم الی عبدة الاوثان [3] ۔
بیشک عذاب کے سپاہی فاسق علماء کی طرف سبقت کریں گے (اور یا جیسے) بتوں کے پجاری کی طرف جو عمل میں سُست ہوگا فضلِ نسب میں آگے نہ ہوگا۔

حدیث من ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه [4] کے یہی معنی ہیں نہ یہ کہ فضل نسب شرعاً محض باطل و مہجور و ہباءً منثورا، یا شرافت و سیادت، نہ دنیاوی احکامِ شرعیہ میں وجہ امتیاز، نہ آخرت میں اصلاً نافع و باعثِ اعزاز — حاشا ایسا نہیں بلکہ شرع مطہر نے متعدد احکام میں فرقِ نسب کو معتبر رکھا ہے، اور سلسلۂ طاہرہ ذریت عاطرہ میں انسلاک و انتساب ضرور آخرت میں بھی نفع

---

[1] سنن ابی داود کتاب الامارة باب تعشیر اہل الذمة اذا اختلفوا بالتجارة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۷۷
[2] الدرالمختار کتاب الحدود باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۲۹
[3] کنزالعمال برمز طب حل حدیث ۲۹۰۰۵ موسسة الرسالہ بیروت ۱۰/ ۱۹۱
[4] سنن ابی داود کتاب العلم باب فی فضل العلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۵۷
موارد الظمآن حدیث ۷۸ المطبعة السلفیہ ص ۴۸

دینے والا ہے۔ کتاب النکاح میں سارا باب کفائت تو خاص اسی اعتبار تفرقہ و مزیت پر مبنی ہے۔
سیّد زادی اگر کسی مغل پٹھان یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کرے گی نکاح ہی نہیں ہوگا جب تک بہ سبب فضل علم دین مکافات ہو کر کفائت نہ ہوگئی ہو، یونہی اگر غیر اب و جد بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کردیں وُہ بھی باطل و مردود محض ہے۔ اسی طرح اگر مغلانی، پٹھانی نابالغہ کسی جولاہے یا دُھنیے سے نکاح کرلے، یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کردے یہ سب باطل و نامنعقد ہیں والمسائل مصرح بھا متونا وشروحا وفتاوی (یہ مسائل دیگر متداول کتب متون و شروح اور کتب فتاوی میں تفصیل سے درج ہیں) یُوں ہی امامتِ صغریٰ کی ترتیب میں شرف نسب بھی وجہِ ترجیح ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

الاحق بالامامۃ الاعلم الی قولہ ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا۔[۱]

سب سے زیادہ مستحق امامت وہ ہے جو زیادہ علم رکھتا ہو (مصنف کے اس قول تک) پھر وُہ جو باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں۔

درمختار میں ہے:

الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا الخ۔[۲]

وہ جو باعتبار نسب کے زیادہ شریف، پھر جس کی آواز بہتر ہو۔

قریش کی خلافت

اور امامتِ کبریٰ میں تو شرع مطہر نے اس درجہ کا لحاظ فرمایا ہے کہ اسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرمادیا، غیر قریش اگرچہ عالمِ اجل ہو امام و خلیفہ نہیں ہوسکتا۔
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الائمۃ من قریش[۳] رواہ
تمام خلفاء قریش ہوں گے۔ اس کو روایت

---

[۱] و [۲] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۸۲
[۳] مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۸۳
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۴/۷۶
السنن الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ باب من قال یؤمھم ذو نسب الخ دار صادر بیروت ۳/۱۲۱
کتاب قتال اہل البغی، باب الائمۃ من قریش ۸/۱۴۳
المعجم الکبیر حدیث ۷۲۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱/۲۵۲

احمد وابن ابی شیبة والنسائی و ابن جریر والحاکم والبیهقی والضیاء فی المختارة عن انس رضی الله تعالٰی عنه ورواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی ذر رضی الله تعالٰی عنه وابوبکر بن ابی شیبة ونعیم بن حماد و ابن السنی فی کتاب الاخوة والبیهقی عن امیرالمؤمنین علی کرم الله تعالٰی وجهه۔

کیا ہے احمد، ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن جریر، حاکم اور بیہقی نے اور ضیاء نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مختارہ میں اور طبرانی کبیر میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور نعیم بن حماد اور ابن السنی نے کتاب الاخوۃ میں اور بیہقی نے امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔

اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان هذا الامر فی قریش لایعادیهم احد الا اکبه الله علی وجهه فی النار۔ رواه الائمة احمد[1] والبخاری ومسلم عن امیر معٰویة وصدره ابوبکر ابن ابی شیبة عن ابی موسٰی الاشعری وابن جریر عن کعب رضی الله تعالٰی عنه۔

بے شک خلافت قریش میں ہے جو اُن میں سے بیر رکھے گا اللہ تعالٰی اُسے منہ کے بل جہنم میں اُوندھا دے گا۔ اسے روایت کیا ہے امام احمد اور بخاری اور مسلم نے امیر معاویہ سے، حدیث کے ابتدائی حصہ کو ابوبکر ابن ابی شیبہ نے ابی موسٰی اشعری سے اور ابن جریر نے کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الا ان الامراء من قریش۔ رواه ابویعلٰی[2] عن امیرالمؤمنین علی کرم الله تعالٰی وجهه الکریم، واحمد والحاکم والطبرانی بلفظ الامراء من قریش

سن لو، امراء وحکام اسلام قریش سے ہیں، اس کو روایت کیا ابویعلٰی نے حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے، احمد، حاکم اور طبرانی نے اس لفظ کے ساتھ کہ

---

[1] صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۷
صحیح البخاری کتاب الاحکام باب الامراء من قریش " " " ۲/ ۱۰۵۷
مسند احمد بن حنبل عن معٰویۃ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۹۴
المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۱۲۴۳۹ ادارۃ القرآن کراچی ۱۲/ ۱۷۰

[2] مسند ابویعلٰی عن علی رضی اللہ عنہ حدیث ۵۶۰ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۱/ ۲۰۴

الامراء من قریش[1] عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

"امراء قریش ہیں" اس کو ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔

اہل قریش کی فضیلت اور مقام و مرتبہ

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قریش ولاۃ ھذا الامر، رواہ احمد[2] عن ابی بکر الصدیق وعن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اسلامی حکومت کے والی قریش ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے احمد نے حضرت ابوبکر صدیق سے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قدموا قریشا و لا تقدموھا۔[3] رواہ الامام الشافعی والامام احمد عن عبد اللہ بن خطب والطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن السائب والبزار عن امیر المؤمنین علی وابن عدی عن ابی ھریرۃ وابن جریر عن الحارث بن عبد اللہ وسیأتی فی حدیث عن انس والشافعی والبیہقی فی معرفۃ الصحابۃ عن الزھری مرسلا، رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

قریش کو تقدیم دو، اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اس کو روایت کیا ہے امام شافعی اور امام احمد نے عبد اللہ بن خطب سے اور طبرانی نے کبیر میں عبد اللہ بن سائب سے اور بزار نے امیر المومنین علی سے اور ابن عدی نے ابوہریرہ سے اور ابن جریر نے حارث بن عبد اللہ سے ــــ اور عنقریب آئے گا حضرت انس کی حدیث میں، اور شافعی اور بیہقی نے معرفۃ صحابہ میں زہری سے مرسلاً روایت کیا۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

بلکہ ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

---

[1] مسند احمد بن حنبل حدیث ابوبرزہ اسلمی المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۴۲۴
المستدرک للحاکم کتاب الفتن والملاحم دار الفکر بیروت ۵/ ۵۰۱
کنز العمال بحوالہ (ک) حم، طب عن ابی موسٰی اشعری حدیث ۳۳۸۲۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۸
[2] مسند احمد بن حنبل عن ابی بکر المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵
[3] کنز العمال بحوالہ الشافعی البیہقی فی معرفۃ الصحابۃ والبزار عن علی الخ (حدیث ۹۱-۹۰- ۳۳۷۸۹) ۱۲/ ۲۲

۲۳

يٰايها الناس لا تقدموا قريشًا فتهلكوا۔

اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہوجاؤ گے۔

14

رواه البيهقي[1] عن جبير بن مطعم رضی الله تعالٰی عنه۔

اسے روایت کیا ہے بیہقی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

دوسری روایت میں ہے:

فتغلبوا[2]، رواه ابن ابی طالب عن الامام الباقر رضی الله تعالٰی عنه مرسلًا وهو عنده باللفظ الاول عن سهل بن ابی خيثمة رضی الله تعالٰی عنه۔

یعنی قریش پر سبقت نہ کرو کہ گمراہ ہوجاؤ گے۔ اسے روایت کیا ہے ابن ابی طالب نے امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلًا، اور ان کے نزدیک پہلے الفاظ کے ساتھ سہل بن ابی خیثمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الناس تبع لقريش فی هذا الشان - رواه الشيخان[3] عن ابی هريرة واحمد ومسلم عن جابر والطبرانی فی الاوسط والضياء عن سهل بن سعد وعبد الله بن احمد واحمد وابن ابی شيبة عن معٰوية رضی الله تعالٰی عنهم وهذا عن سعيد بن ابراهيم بلاغا۔

سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔ اسے روایت کیا ہے امام بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سے اور احمد و مسلم نے جابر سے، اور طبرانی نے اوسط میں اور ضیاء نے سہل بن سعد اور عبداللہ بن احمد اور احمد و ابن ابی شیبہ نے معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے، اور یہ سعید بن ابراہیم سے بلاغًا روایت کی گئی ہے۔

حدیث ۲۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

---

[1]

[2]

[3] صحیح البخاری باب المناقب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۶
صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الناس تبع لقریش الخ " " ۲/۱۱۹
مسند احمد بن حنبل عن انس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۳۳۱ و ۳۷۹
المعجم الاوسط حدیث ۵۵۹۲ مکتبۃ المعارف ریاض ۶/۲۷۷

قریش صلاح الناس ولا یصلح الناس الابھم۔ رواہ ابن عدی[1] عن ام المومنین رضی اللہ عنھا۔

قریش آدمیوں کی سنوار ہیں لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔ روایت کیا ہے ابن عدی نے ام المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہم سے۔

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قریش خالصۃ اللہ تعالٰی۔ رواہ ابن عساکر[2] عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

قریش برگزیدہ خدا ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۲۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من یرد ھوان قریش اھانہ اللہ[3]۔ رواہ احمد و ابن ابی شیبۃ والترمذی والعدنی والطبرانی و ابویعلی والحاکم و ابونعیم فی المعرفۃ عن سعد بن ابی وقاص و تمام و ابونعیم والضیاء عن ابن عباس

جو قریش کی ذلت چاہے اللہ اسے ذلیل کرے۔ اسے روایت کیا ہے احمد، ابن ابی شیبہ، ترمذی، عدنی، طبرانی، ابویعلی، حاکم اور ابونعیم نے معرفۃ میں سعد بن ابی وقاص سے، اور تمام و ابونعیم اور ضیاء نے ابن عباس سے، اور طبرانی نے

---

[1] الکامل لابن عدی ترجمہ عمر بن حبیب العدوی دار الفکر بیروت ۵/۱۶۹۶
کنز العمال بحوالہ عد عن عائشہ حدیث ۳۳۷۹۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۲

[2] تہذیب دمشق الکبیر ترجمہ اسحاق بن یعقوب دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۴۵۹
" " " سلمہ بن العیار " " " " ۶/۲۲۵
کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عمرو بن العاص حدیث ۳۳۸۱۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۶

[3] جامع الترمذی ابواب المناقب فضل الانصار و قریش امین کمپنی دہلی ۲/۲۳۰
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۴/۷۴
مسند احمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص المکتب الاسلامی بیروت ۱/۱۷۱ و ۱۷۶ و ۱۸۳
تہذیب دمشق الکبیر ترجمہ اسحاق بن یعقوب دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۴۵۹
کنز العمال بحوالہ حم، ش والعدنی ت، طب ع، ک وابی نعیم فی المعرفۃ عن سعد بن ابی وقاص
تمام وابی نعیم، ص عن ابن عباس، کر عن عمرو بن ابی العاص موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۳۶

والطبرانی فی الکبیر عن انس وابن عساکر عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

کبیر میں انس سے، اور ابن عساکر نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہم سے۔

حدیث ۲۹ تا ۳۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین[1]۔ رواہ احمد وابن ابی شیبۃ والطیالسی وابویعلٰی وابن ابی عاصم والماوردی والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی المعرفۃ والضیاء فی المختارۃ وابونعیم فی الحلیۃ عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ وھذا فیھا عن علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ والطبرانی عن ابن ابی خیثمۃ وابن النجار فی حدیث طویل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنھما اولہ یایھا الناس قدموا قریشا ولا تقدموھا[2] وھو ایضا قطعۃ من حدیث ابی بکر المار عن سھل۔

ایک مرد قریش کو قوت دو مردوں کے برابر ہے۔ اس کو روایت کیا ہے احمد، ابن ابی شیبہ، طیالسی، ابویعلٰی، ابن ابی عاصم، ماوردی اور طبرانی نے کبیر میں، اور حاکم نے مستدرک میں، اور بیہقی نے معرفۃ میں، اور ضیاء نے مختارہ میں، اور ابونعیم نے حلیہ میں جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، یہی الفاظ حلیہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور طبرانی نے ابن ابی خیثمہ سے اور ابن نجار نے طویل حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہ اے لوگو! قریش کو مقدم کرو اور خود مقدم نہ بنو، یہ بھی مذکور ابوبکر عن سہل والی حدیث کا حصہ ہے۔

حدیث ۳۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لا تؤموا قریشا وائتموھا ولا تعلموا قریشا

قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن جبیر بن مطعم المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۸۱ و ۸۳
المصنف لابن ابی شیبہ حدیث ۱۲۴۳۵ ۱۲/ ۱۶۸ و مسند ابی داؤد الطیالسی حدیث ۹۵۱ الجزء الرابع ۱۳۶
حلیۃ الاولیاء ترجمہ الامام الشافعی ۴۱۵ دار الکتاب العربی بیروت ۹/ ۶۴
المعجم الکبیر حدیث ۱۴۹۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲/ ۱۱۴
کنز العمال بحوالہ طحم، وابی نعیم وابن ابی عاصم والماوردی حب ک طب ق فی المعرفۃ عن جبیر بن مطعم حدیث ۳۳۸۶۴ و ۳۳۸۶۵ و ۳۳۸۶۶ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۴

وتعلموا منها فان امانۃ الامین من قریش تعدل امانۃ امینین[1] رواہ ابن عساکر عن امیرالمؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ وھو ایضا بمعناہ قطعۃ من حدیث انس۔

قریش پر دعوٰی استادی نہ رکھو اور انکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔ اسے روایت کیا ابن عساکر نے امیرالمؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے، یہ بھی اپنے معنٰی کے اعتبار سے حدیثِ انس کا حصہ ہے۔

حدیث ۳۷ و ۳۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اعطیت قریش مالم یعط الناس[2]۔ رواہ الحسن بن سفیان فی مسندہ وابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ عن الحلیس رضی اللہ تعالٰی عنہ ونعیم بن حماد عن ابی الزاھریۃ مرسلا ووصلہ الدیلمی عنہ عن خنیس رضی اللہ تعالٰی عنہ ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون رواہ مصحفا عن حلیس بمھلۃ فلام۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔ اس کو روایت کیا حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں، ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں حلیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور نعیم بن حماد نے ابی زاہریہ سے مرسلاً، اور اس کو دیلمی نے عن حلیس عن خنیس رضی اللہ عنہما کہہ کر متصل بنایا ہے، "خ" کے بعد "ن" منقول ہے انھوں نے "خ" کے بعد لام سے "حلیس" کہہ کر روایت کیا۔ واللہ تعالٰی اعلم

حدیث ۳۹ و ۴۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم یعطھا احد قبلھم ولا یعطاھا احد بعدھم۔

اللہ تعالٰی نے قریش کو ایسی سات باتوں سے فضیلت دی جو نہ ان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔

انی منھم ایک تو یہ کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع و اعلٰی ہے) — وفیھم الخلافۃ والحجابۃ والسقایۃ اور انھیں میں خلافت اور کعبہ معظمہ کی دربانی اور حاجیوں کا سقایہ — ونصرھم علی الفیل اور انھیں اصحابِ فیل پر نصرت بخشی — وعبدوا اللہ عشر سنین لایعبدہ غیرھم اور انھوں نے دس سال اللہ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر کسی اور

---

[1] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر عن علی حدیث ۳۳۸۴۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۱
[2] کنزالعمال بحوالہ حسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفۃ حدیث ۳۳۸۰۵ " " " ۱۲/ ۲۲

خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہی تھے یا ان کے عبید و موالی) ـــــ وانزل اللہ فیھم سورۃ من القراٰن لم یذکر فیھا احد غیرھم لایلف قریش اور اللہ تعالٰی نے ان میں ایک سورۃ قرآن عظیم کی اُتاری کہ اس میں صرف اُنھیں کا ذکر فرمایا، اور وہ سورۃ لایلف قریش ہے ـــــ

رواہ البخاری فی التاریخ[1] والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی الخلافیات عن ام ھانی وفی الاوسط عن سیدنا الزبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما ولفظھا ھذا ملفق منہما۔

اس کو روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے ام ہانی سے خلافیات میں اور اوسط میں سیدنا زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے، اور اس کے الفاظ ان دونوں سے مختلف ہیں۔

حدیث ۴۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

یا معشر الناس احبوا قریشا فان من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی وان اللہ تعالٰی حبب الی قومی فلا اتعجل لھم نقمۃ ولا استکثر لھم نعمۃ[2]

اے گروہِ مردم! قریش سے محبّت رکھو کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالٰی نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں۔

قریش برکت کے درخت

الا ان اللہ تعالٰی علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیھم قال اللہ تعالٰی " وانہ لذکرلک

سُن لو بیشک اللہ تعالٰی نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے، تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا کہ ارشاد فرمایا "بیشک

---

[1] کنز العمال بحوالہ تخ طب ک البیہقی فی الخلافیات حدیث ۳۳۸۱۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۶
" بحوالہ المعجم الاوسط حدیث ۳۳۸۲۰ " " " ۱۲/۲۶
المستدرک للحاکم کتاب التفسیر تفسیر سورۃ قریش دار الفکر بیروت ۲/۵۳۶

[2] کنز العمال حدیث ۳۳۸۶۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۳۵

ولقومك" فجعل الذكر والشرف لقومی فی کتابہ فالحمد للہ الذی جعل الصدیق من فالحمد للہ الذی جعل الصدیق من قومی والشہید من قومی والائمۃ من قومی ان اللہ تعالٰی قلب العباد ظہرا لبطن فکان خیرالعرب قریشا وھی الشجرۃ المبارکۃ التی قال اللہ عزوجل فی کتابہ "مثل کلمۃ کشجرۃ طیبۃ" یعنی بہا قریش "اصلہا ثابت" یقول اصلہا کرم وفرعہا "فی السماء" الشرف الذی شرفہم اللہ بالاسلام الذی ھداھم وجعلہم اھلہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن مردویۃ فی التفسیر عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ وھذا مختصرا۔

یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی" تو اسے اپنی کتاب کریم میں میری قوم کے لئے ذکر و شرف رکھا اللہ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا اور میری قوم سے شہید اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالٰی نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے اور وہی برکت والے درخت ہیں، جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش کہ اس کی جڑ پائدار ہے یعنی ان کی اصل کرم ہے جسکی شاخیں آسمان میں ہیں یعنی وہ جو اللہ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انھیں اس کا اہل کیا۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں اور ابن مردویہ نے تفسیر میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے، اور یہ مختصراً ہے۔

عزت دار اور بہتر قریش ہیں

حدیث ۲۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

کنانۃ عزالعرب، رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بنی کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے دیلمی اور ابن عساکر نے حضرت ابوذر سے۔

۱؎ کنز العمال بحوالہ طب وابن مردویہ عن عدی بن حاتم حدیث ۳۳۸۰۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۵

۲؎ الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۴۹۱۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۳۰۳

کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی ذر حدیث ۳۳۹۷۱ و ۳۴۰۳۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۵۵، ۶۹

حدیث ۴۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

قریش سادۃ العرب ۔ رواہ الرامھرمزی[1] فی کتاب الامثال عن الوضین بن مسلم مرسلاً ۔

قریش سارے عرب کے سردار ہیں ۔ اس کو روایت کیا ہے رامہرمزی نے کتاب الامثال میں وضین بن مسلم سے مرسلاً ۔

حدیث ۴۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

عبد مناف عز قریش وقریش تبع لولد قصی والناس تبع لقریش[2] ۔ رواہ ایضاً کذلک عن ابن الضحاک ھذا مختصر ۔

بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں اور قریش اولادِ قصی کے تابع ہیں ، اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں' اسے بھی رامہرمزی نے کتاب الامثال میں عثمان بن الضحاک سے مرسلاً روایت کیا، یہ مختصر ہے ۔

حدیث ۴۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

یا ابا الدرداء اذا فاخرت ففاخر بقریش ، رواہ عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تمام[3] فی فوائدہ وابن عساکر ۔

اے ابو درداء ! جب تُو فخر کرے تو قریش سے فخر کر ۔ اس کو روایت کیا ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے تمام نے فوائدہ میں اور ابن عساکر نے ۔

حدیث ۴۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

خیر الناس العرب وخیر العرب قریش وخیر قریش بنوھاشم ۔ رواہ الدیلمی[4] عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ۔

سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں' اور سب عرب سے بہتر قریش' اور سب قریش سے بہتر بنی ہاشم ۔ اس کو دیلمی نے امیر المومنین علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ۔

---

[1] کنز العمال بحوالہ الرامھرمزی فی الامثال حدیث ۳۳۹۱۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۸۸

[2] کنز العمال " " " " " ۳۳۹۱۲ " " ۱۲/ ۸۸

[3] " بحوالہ تمام وابن عساکر حدیث ۳۳۹۲۰ " " ۱۲/ ۸۹

تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ العباس بن عبداللہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۷/ ۲۲۸

[4] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۸۹۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۷۸

اللہ تعالیٰ کا انتخاب اور اُس کی پسند

حدیث ۴۷ و ۴۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم:

ان اللہ اختار من اٰدم العرب، واختار من العرب مضر، ومن مضر قریشا، واختار من قریش بنی ھاشم، واختارنی من بنی ھاشم۔[1] رواہ البیھقی وابن عدی عن ابن عمر والحکیم الترمذی والطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی آدم میں سے عرب کو چُنا، اور عرب سے مضر، اور مضر سے قریش، اور قریش سے بنی ہاشم، اور بنی ہاشم سے مجھ کو۔ اس کو روایت کیا ہے بیہقی اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور حکیم ترمذی نے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے۔

حدیث ۴۹ تا ۵۱ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم:

ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ، فجعلھم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیر قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا فانا خیرکم قبیلۃ وخیرکم بیتا۔ رواہ احمد والترمذی[2] عن المطلب بن ابی وداعۃ والترمذی[3]

اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے، مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا، پس میرا قبیلہ تمہارے قبیلوں سے بہتر اور میرا گھر تمہارے گھروں سے بہتر۔ اسے روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے مطلب بن ابی وداعہ سے اور ترمذی

---

[1] نوادر الاصول الاصل السابع والستون دار صادر بیروت ص ۹۶
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۴/ ۷۳
کنز العمال بحوالہ ک عن ابن عمر حدیث ۳۳۹۱۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۴۳

[2] جامع الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۱
مسند احمد بن حنبل عن المطلب المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۱۰ و ۴/ ۱۶۶
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/ ۲۴۷

عن العباس بن عبد المطلب والحاکم عن ربیعة بن الحارث رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

نے عباس بن عبدالمطلب سے اور حاکم نے ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہم سے۔

حدیث ۵۲ و ۵۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ اختار العرب فاختار منھم کنانة واختار قریشا من کنانة و اختار بنی ھاشم من قریش واختارنی من بنی ھاشم، وفی لفظ ثم اختار بنی عبد المطلب من بنی ھاشم ثم اختارنی من بنی عبد المطلب[1]۔ رواہ ابن سعد عن عبد اللہ بن عمیر مرسلا وھو والبیھقی وحسنه عن الامام الباقر وھو باللفظ الاخیر ابن سعد عن جعفر عن ابیه۔

بے شک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا، پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش، اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا۔

بالفاظ دیگر پھر بنی ہاشم میں سے بنی عبدالمطلب کو چُنا پھر عبدالمطلب سے مجھے چُنا۔ اس کو روایت کیا ہے ابن سعد نے عبداللہ بن عمیر سے مرسلاً، اور اس نے اور بیہقی نے امام باقر سے اس کی تحسین کی اور یہ آخری الفاظ ابن سعد نے جعفر سے انھوں نے اپنے باپ سے۔

حدیث ۵۴ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل اصطفٰی کنانة من ولد اسمٰعیل واصطفٰی قریشا من کنانة واصطفٰی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم، رواہ مسلم[2] والترمذی

بے شک اللہ عزوجل نے اولادِ اسمٰعیل علیہ الصلوٰة والسلام سے کنانہ کو چُنا اور کنانہ سے قریش کو چُنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چُنا، بنی ہاشم سے مجھ کو چُن لیا۔ اسے مسلم اور ترمذی نے

---

[1] کنز العمال بحوالہ ابن سعد عن عبداللہ بن عبید حدیث ۳۲۱۱۹، ۳۲۱۲۰، ۳۲۱۲۱ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۵۰
الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر من انتمٰی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/ ۲۰ و ۲۱
السنن الکبرٰی کتاب النکاح باب اعتبار النسب فی الکفاءة " " " ۷/ ۱۳۴

[2] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۴۵
جامع الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۱

عن واثلة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حضور افضل ترین قبیلہ میں پیدا ہوئے

حدیث ۵۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ۔ رواہ البخاری[1] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

میں ہر قرن وطبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا یہاں تک کہ اس طبقے میں آیا جس میں پیدا ہوا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اسے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۵۶ کہ فرمایا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے:

خرجت من افضل حیین من العرب ھاشم وزھرۃ[2]۔ رواہ ابن عساکر عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

میں عرب کے دو سب سے افضل قبیلوں بنی ہاشم وبنی زہرہ سے پیدا ہوا۔ اس کو روایت کیا ابن عساکر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

حدیث ۵۷ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم:

جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہوگئے ایک بار انھوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا، موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی۔ رب عزوجل نے وحی بھیجی اے موسیٰ! انھیں بد دعا نہ کرو کہ انھیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا جو میرا پیارا ہے اور انھیں میں سے امت مرحومہ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گا، فقط ایمان پر انھیں جنت دوں گا کہ ان میں ان کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو باوصف کمال رعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔

اخرجتہ من خیر جیل من امتہ

میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے

---

[1] صحیح البخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۰۳

[2] تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر طہارۃ مولدہ وطیب اصلہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۲۶

قریشا ثم اخرجته من بنی هاشم صفوة قریش فهم خیر من خیر رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه ۔

پیدا کیا، پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے، وہ بہتر سے بہتر ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

نفس میں سب سے بہتر جان حضور

حدیث ۵۸، ۵۹ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اتانی جبریل فقال یا محمد ان الله بعثنی فطفت شرق الارض وغربها وسهلها وجبلها فلم اجد حیا خیرا من العرب ثم امرنی فطفت فی العرب فلم اجد حیا خیرا من مضر ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیرا من کنانة ثم امرنی فطفت فی کنانة فلم اجد حیا خیرا من قریش ثم امرنی فطفت فی قریش فلم اجد حیا خیرا من بنی هاشم ثم امرنی ان اختار من انفسهم فلم اجد فیها نفسا خیرا من نفسك ۔ رواه الامام الحکیم[2] عن الامام الصادق عن الامام الباقر وصدره الی مضر الدیلمی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه ۔

جبریل (علیہ السلام) نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کی کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا میں زمین کے پورب پچھم، نرم و کوہ ہر حصے میں پھرا، کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم فرمایا، میں نے مضر میں تفتیش کی کوئی قبیلہ کنانہ سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا، پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر نہ پایا، پھر حکم دیا کہ سب میں بہتر نفس تلاش کروں تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اسے روایت کیا ہے امام حکیم نے امام صادق سے انھوں نے امام باقر سے، اور اس کی ابتداء سے مضر تک دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

---

[1] مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی فی الکبیر کتاب علامات نبوت باب فی کرامۃ النبی دار الکتاب بیروت ۸/۲۱۸

[2] نوادر الاصول الاصل السابع والستون دار صادر بیروت ص ۹۶

حدیث ۶۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

قال لی جبریل قلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد افضل من محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و قلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد ابا افضل من بنی هاشم۔ رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر[1] عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالٰی عنها بسند صحیح۔

(مجھ سے جبریل نے کہا) میں نے زمین کے پورب پچھم سے تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔ اس کو روایت کیا ہے حاکم نے کنی میں اور ابن عساکر نے ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے صحیح سند کے ساتھ۔

حدیث ۶۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

الخلافة فی قریش[2]۔ رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن عتبة بن عبدان رضی اللہ تعالٰی عنه بسند صحیح۔

خلافت قریش میں ہے۔ اس کو روایت کیا ہے احمد اور طبرانی نے کبیر میں عقبہ بن عبدان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ۔

ہم نے احادیث کو اسی مضمون سے شروع کیا تھا اور اسی پر ختم کیا کہ اول با آخر نسبتے دارد (کہ اول آخر کے ساتھ نسبت رکھتا ہے)

احکامات اور نکات

اور اب بعض دیگر احکام میں فرق دکھا کر اخلاق فاضلہ پھر نفع اخروی کی طرف توجہ کریں، تین حکم تو یہ تھے :

(۱) نکاح

(۲) امامتِ صغرٰی

(۳) امامتِ کبرٰی

---

[1] کنز العمال بحوالہ حاکم فی الکنی وابن عساکر عن عائشہ حدیث ۳۲۱۲۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۵۱

[2] مسند احمد بن حنبل عن عتبہ بن عبدان المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۱۸۵

المعجم الکبیر " " " حدیث ۲۹۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۱۲۱

(۴) حکم چہارم، عرب کبھی بحالِ کفر بھی غلام نہ بنائے جائیں گے۔

(۵) حکم پنجم، ان کے مشرکوں پر جزیہ نہ رکھا جائے گا کہ ان میں جو غلام نہ بن سکے اس پر جزیہ بھی نہیں۔

(۶) حکم ششم، ان کی زمین سے کبھی خراج بھی نہ لیا جائے گا وہ بہرحال عشری ہے۔

درمختار میں ہے:

قتل الاساری ان شاء ان لو یسلموا او استرقهم او ترکهم احرارا ذمة لنا الامشرکی العرب[1]۔

مشرکینِ عرب کے علاوہ دیگر عرب نژاد اگر اسلام نہ لائیں تو ان کے بارے میں اختیار ہے کہ قتل کریں یا آزاد یا انھیں غلام بنائے، ہمارے ذمے چھوڑ دے۔

اسی کی فصل فی الجزیہ میں ہے:

توضع علی کتابی ومجوسی ووثنی عجمی لجواز استرقاقه فجاز ضرب الجزیة علیه لاعلی وثنی عربی[2]۔

جزیہ مقرر کیا جائے گا کتابی، مجوسی اور بُت پرست پر، کیونکہ ان کا غلام بنانا جائز ہے، تو ان پر جزیہ مقرر کرنا جائز ہے، نہ کہ عربی بُت پرست پر۔

اسی کے باب العشر میں ہے:

ارض العرب عشریة[3]۔

عرب کی زمین عشری ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

لان کما لارق علیهم لاخراج علی اراضیهم نهر وتمامه فی الفتح[4]۔

اس لئے کہ جیسا کہ ان پر غلامی نہیں ہے ان کی زمینوں پر خراج بھی نہیں، نہر۔ اسکی کامل بحث فتح میں ہے۔

حدیث ۶۲: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے غزوہ اوطاس میں فرمایا:

لوکان ثابتا علی احد من العرب رق کان الیوم[5]۔

اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔

---

[1] درمختار کتاب الجہاد باب المغنم مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۴۲
[2] " " فصل فی الجزیۃ " ۱/ ۳۵۱
[3] " " باب العشر والخراج والجزیۃ " ۱/ ۳۴۷، ۳۴۸
[4] ردالمحتار " " دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۵۴
[5] کنز العمال بحوالہ الطب عن معاذ حدیث ۳۴۹۳۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۴۷

(۷) حکم ہفتم، نہایہ وتبیین وشافی وفتح ودرر وغیرہا میں ہے،

تعزیر اشراف الاشراف وھم العلماء والعلویۃ بالاعلام بان یقول لہ القاضی بلغنی انک تفعل کذا فینزجر[1]

یعنی علماء وسادات سب سے اعلیٰ درجہ کے اشراف ہیں، ان سے اگر کوئی تقصیر موجب تعزیر واقع ہو کہ ارازل کرتے تو ضرب وحبس کے مستحق ہوتے، ان کے لئے اس قدر بس ہے کہ قاضی کہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ایسا کام کرتے ہیں اسی قدر ان کے زجر کو بس ہے۔

لغزشیں

حدیث ۶۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اقیلوا الکرام عثراتھم۔ رواہ ابن عساکر[2] عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعۃ من حدیث۔

کریموں کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

حدیث ۶۴ تا ۶۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

تجافوا عن عقوبۃ ذی المروءۃ الا فی حد من حدود اللہ تعالیٰ۔[3] رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت وصدرہ[4] لہ فی کتاب مکارم الاخلاق

اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الٰہیہ سے کسی میں۔ اسے روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں زید بن ثابت سے، اور اس کا ابتدائی حصہ ان کی کتاب مکارم الاخلاق میں ہے اور

---

[1] ردالمحتار کتاب الحدود باب التعزیر دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۱۷۸
تبیین الحقائق بحوالہ نہایہ کتاب الحدود 〃 المطبعۃ الکبریٰ بولاق مصر ۳/۲۰۸
فتح القدیر 〃 کتاب الحدود مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۵/۱۱۲
[2] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث ۱۵۰۵۷ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۱۱۰
[3] 〃 〃 طس عن زید بن ثابت حدیث ۱۲۹۸۰ 〃 〃 〃 ۵/۳۱۰
[4] 〃 بحوالہ طب فی مکارم الاخلاق وابی بکر بن المرزبان ۱۲۹۸۱ 〃 〃 〃 ۵/۳۱۱

۲۳ ولابی بکربن المرزبان فی کتاب المروءۃ عن ابن عمرو لمعناہ مع زیادۃ لھذا عن الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالٰی عنھم وفی الباب غیرھم۔

ابوبکر بن مرزبان کی کتاب "المروۃ" میں ابن عمر سے اور اسی معنی کے ساتھ کچھ زیادہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے اور اس باب میں ان کے غیر سے روایت ہے۔

حدیث ۶۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اقیلوا ذوی الھیئات عثراتھم الا الحدود۔ رواہ احمد[1] والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔ اس کو احمد اور بخاری نے ادب المفرد میں اور ابوداؤد نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا ہے۔

تذییل: تعظیم

حدیث ۶۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لایقوم الرجل من مجلسہ الا لبنی ھاشم۔ رواہ الخطیب[2] عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اُٹھے سوائے بنی ہاشم کے۔ اسے روایت کیا ہے خطیب نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

دوسری روایت میں ہے:

یقوم الرجل من مجلسہ لاخیہ الا بنی ھاشم لایقومون لاحد۔ رواہ

ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔ اس کو

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/۱۸۱
الادب المفرد حدیث ۴۶۵ المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل ص ۱۳۳
سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب فی الحد یشفع فیہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۴۵
کنز العمال بحوالہ حم خد عن عائشہ حدیث ۱۲۹۷۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۵/۳۰۹
[2] تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن علی ۱۰۷۶ دارالکتاب العربی بیروت ۳/۸۸

الطبرانی فی الکبیر والخطیب[1]۔ طبرانی نے کبیر میں اور خطیب نے روایت کیا۔

اخلاقِ فاضلہ

مشاہدہ شاہد اور تجربہ گواہ ہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا، حمیت، تہذیب، مروّت، سخاوت، شجاعت، سیرچشمی، فتوت، حوصلہ، ہمت، صفائے قریحت وغیرہا بکثرت اخلاقِ حمیدہ، موہوبہ، مکسوبہ میں زائد ہوتی ہیں اور سب کا آدم وحوا علیہما الصلوٰۃ والسلام ایک ماں باپ سے ہونا جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس شیئ خیرا من الف مثلہ الا الانسان۔ اخرجہ الطبرانی[2] فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

انسان کے سوا کوئی چیز اس کی ہم جنس ہزار کے برابر نہیں ہوسکتی۔ اس کو بیان کیا ہے طبرانی نے کبیر میں اور ضیاء نے مختارہ میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

یوں ہی تفاوت اصناف واقوام کا منافی نہیں۔ قریش کی جرأت، شجاعت، سماحت، فتوت، قوت، شہامت، اسلام وجاہلیت دونوں میں شہرۂ آفاق رہی ہے، اور ان میں بالخصوص بنی ہاشم یوں ہی جاہلیت میں بنی باہلہ خست ودناءت سے معروف تھے۔ حتی قال قائلھم (ان میں سے ایک نے کہا۔ ت):

وما ینفع الاصل من ہاشم	اذا کانت النفس من باھلہ
ولو قیل للکلب یا باھلی	عوی الکلب من لؤم ھذا النسب[3]

(بنی ہاشم سے اصل کا ہونا نافع نہیں جب وہ بنی باہلہ کا فرد ہو۔
جب کُتّے کو "یا باہلی" کہا جائے تو وہ اس نسب کی شرمساری سے ماند ہوجاتا ہے۔ ت)

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۷۹۴۶ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸/ ۲۸۹
کنز العمال بحوالہ طب والخطیب عن ابی امامہ حدیث ۳۴۹۱۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۴۳

[2] المعجم الکبیر حدیث ۶۰۹۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۶/ ۲۳۸
کنز العمال بحوالہ طب والضیاء عن سلمان حدیث ۳۴۶۱۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۱۹۱

[3] سیر اعلام النبلاء ترجمہ قتیبہ بن مسلم ۱۶۰ ۴/ ۱۱-۴۱۰

اسی تفاوت ہمت کے باعث ہے کہ دنیا و دین دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنتِ ملک و سلطنتِ علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی، دوسری قوموں کا اس میں حصہ معدوم یا کالمعدوم ہے۔ عجم میں جو شریف قومیں تھیں، اور ہیں خصوصًا اہل فارس ـــــ حدیث ۴۶ کے تتمہ میں ہے:

وخیر العجم فارس[1] (عجمیوں میں بہتر فارس ہیں) تو مصداق حدیثِ صحیح:

لوکان العلم معلق بالثریا لنالہ رجل من اھل فارس۔ اصل الحدیث فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ و لفظ مسلم لوکان الدین عند الثریا لذھب بہ رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناولہ[2]۔ اعنی امام الائمۃ، مالک الازمۃ، کاشف الغمۃ، سراج الامۃ، سیدنا امام ابوحنیفۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر[3] عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما

علم اگر ثریا پر (کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں سے ہے) آویزاں ہوتا تو ایک مرد فارسی وہاں سے لے آتا۔ اصل حدیث بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے ہے، اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں، اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اس کو حاصل کر لیتا۔ یا فرمایا: فارس کی اولاد میں سے اس کو حاصل کر لیتا۔ وہ شخص امام الائمہ، مالک الازمہ، کاشف الغمہ، سراج الامہ سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ ہیں اور اس کو طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فارسی ہونا کیا مضر، خصوصًا اولادِ کسرٰی کہ فارس کی اعلٰی نسل شمار ہوتی ہے جو ہزارہا سال صاحبِ تاج و تخت رہی اور ان کی مجوسیت شریف قوم گنے جانے کے منافی نہیں، جیسے قریش کہ زمانۂ جاہلیت میں بُت پرست تھے اور بلا شبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے۔ انھیں فارسیوں میں امام بخاری بھی ہیں (رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ)، یونہی خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں، بلکہ تیسیر میں زیر حدیث:

لوکان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال[4] اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو اس کے علاقے

[1] الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۲۸۹۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۷۸
کنز العمال حدیث ۳۴۱۰۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۸۶
[2] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضل فارس قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۲
[3] المعجم الکبیر عن عبداللہ ابن عباس حدیث ۱۰۴۷۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۰/۲۵۱

من فارس۔ (یعنی فارس) کے لوگ اس کو حاصل کرلیتے۔

قیل اراد بفارس ھنا اھل خراسان[1] (کہا جاتا ہے فارس سے مراد یہاں اہلِ خراسان ہیں۔ت) اور نسب بلاد مثل خراسان و بلخ و مرو و تستر کا ذکر خارج از بحث ہے۔

شرافت و دنارت کسی شہر کی سکونت پر نہیں، نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اس کے جواز سے زائد دلیل نادر پر حکم۔ فرق ہے اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی اور فلاں نساج کہ قوم نساجین سے تھا امام ہوگیا، تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بکریاں چرائیں، اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گڈریا نبی ہوگیا، اور سو بات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدر کلام میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے نہ کہ فرداً فرداً، اور حکم کے لئے غالب بلکہ اغلب کافی، اور شک نہیں کہ یوں اخلاقِ فاضلہ میں شریف قوموں کا حصّہ غالب ہے اور احادیثِ کثیرہ اس پر ناطق، متعدد احادیث سے گزرا کہ:

ایک قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہوتی ہے، اور ایک قریش کی امانت دو آدمیوں کے مثل۔

حدیث ۶۹ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر۔ رواہ الطبرانی[2] فی الکبیر عن ابن عباس۔

جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے (جن میں سے قریش ہیں)۔ اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ابن عباس سے۔

حدیث ۷۰ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قسم الحیاء عشرۃ اجزاء فتسعۃ فی العرب وجزء فی سائر الناس۔ رواہ الخطیب[3] فی البخلاء عن محمد بن مسلم۔

حیا کے دس حصّے کئے گئے ان میں سے نو حصّے عرب میں ہیں اور ایک باقی تمام لوگوں میں۔ اس کو روایت کیا ہے خطیب نے بخلاء میں محمد بن مسلم سے۔

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث لوکان الایمان عند الثریا الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۲/ ۳۰۹
[2] المعجم الکبیر حدیث ۱۱۴۱۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۱۷۸
[3] کنز العمال بحوالہ الخطیب فی کتاب البخلاء حدیث ۳۴۱۱۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۸۸

حدیث ۱، کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان فلانا اھدی الیّ ناقۃ فعوضتہ منھا ست بکرات فظل ساخطا لقد ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی۔ الحدیث، رواہ احمد والترمذی[1] والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند صحیح۔

بے شک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا میں نے اس کے بدلے چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا، بے شک میرا ارادہ ہوا کہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا، الحدیث، اس کو روایت کیا ہے احمد اور ترمذی اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ۔

قال المناوی فی التیسیر لانھم لمکارم اخلاقھم وشرف نفوسھم وطیب عنصرھم لا تطمح نفوسھم الی ما ینتظر الیہ السفلۃ والرعاع من استکثار العوض علی الھدیۃ[2]

مناوی نے تیسیر میں کہا کہ وہ اپنے کرم اخلاق اور شرافت کے باعث کمینوں کی طرح ہدیہ پر زیادہ معاوضے کے نگران نہیں رہتے۔

امانت دار

حدیث ۲، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یملی مصاحفنا الا غلمان قریش وغلمان ثقیف۔ رواہ ابونعیم[3] عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ہمارے مصحف نہ لکھیں مگر قریش و ثقیف کے لڑکے (یہ باب امانت سے ہوا) اسے ابونعیم نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۳، و ۴، کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

---

[1] جامع الترمذی ابواب المناقب باب فی ثقیف وبنی حنیفہ امین کمپنی دہلی ۲/۲۳۳
مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/۲۹۲
[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان فلانا اہدی لی ناقۃ الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱/۳۲۴
[3] کنز العمال بحوالہ ابی نعیم عن جابر حدیث ۳۷۹۸۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۷۷

ان قریشا اھل صدق وامانۃ فمن بغٰی لھم العواثر کبہ اللہ علی وجھہ۔ رواہ الامام الشافعی وابوبکر بن ابی شیبۃ والامام احمد والبخاری فی الادب المفرد وابن جریر والشاشی والطبرانی والضیاء عن رفاعۃ بن رافع الزرقی وابن النجار عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بیشک قریش راستی و امانت والے ہیں تو جوان کی لغزشیں چاہے اللہ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔ اسے روایت کیا ہے امام شافعی اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام احمد اور بخاری نے ادب المفرد میں اور ابن جریر اور شاشی اور طبرانی اور ضیاء نے رفاعہ بن رافع الزرقی سے اور ابن النجار نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

چار خصلتیں

حدیث ۵، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان فیھم لخصالا اربعا انھم اصلح الناس عند فتنۃ واسرعھم اقامۃ بعد مصیبۃ واوشکھم کرۃ بعد فرۃ وخیرھم لمسکین ویتیم وامنعھم من ظلم المملوک۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن المستورد الفھری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

یعنی قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں، فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہوجاتے اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں اور مسکین و یتیم و مملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے ابونعیم نے حلیہ میں المستورد الفہری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

---

[۱] مسند احمد بن حنبل حدیث رفاعہ بن رافع المکتب الاسلامی بیروت ۴/۳۴۰
المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۱۲۴۳۳ ادارۃ القرآن کراچی ۱۲/۱۶۸
المعجم الکبیر حدیث ۴۵۴۴ و ۴۵۴۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۵/۴۵ و ۴۶
[۲] حلیۃ الاولیاء ترجمہ عبد اللہ بن وہب ۴۲۵ دار الکتاب العربی بیروت ۸/۳۲۹
کنز العمال بحوالہ حل عن المستورد الفہری حدیث ۳۳۸۰۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۳۸
" " " " " " ۳۳۹۰۳ " " ۱۲/۴۰ و ۴۱

نیک عورتیں

حدیث ۷، تا ۸، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

خیر النساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ۔ رواہ احمد[1] والبخاری ومسلم عن ابوھریرۃ وابوبکر بن ابی شیبۃ عن مکحول مرسلاً وابن سعد فی طبقاتہ عن ابن ابی نوفل رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیویاں ہیں، اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔ اسے روایت کیا ہے احمد اور بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے مکحول سے مرسلاً اور ابن سعد نے اپنے طبقات میں ابن ابی نوفل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۹، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ والعرق دساس وادب السوء کعرق السوء۔ رواہ البیھقی[2] فی شعب الایمان والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور خطیب نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

یہیں سے کہتے ہیں کہ: اصل بد از خطا، خطا نہ کند (بد اصل غلطی کا مرتکب رہتا ہے۔ ت)

کفو میں شادی

حدیث ۱۰ تا ۱۲ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

---

[1] صحیح البخاری کتاب النفقات باب حفظ المرأۃ زوجہا فی ذات یدہ الخ قدیمی کتبخانہ کراچی ۲/۸۰۸
صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل نساء قریش " " " ۲/۳۰۷-۳۰۸
مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/۲۶۹، ۳۱۹، ۳۹۳، ۵۰۲

[2] شعب الایمان حدیث ۱۰۹۷۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/۴۵۵
تاریخ بغداد ترجمہ احمد بن اسحاق بن صالح الخ دار الکتاب العربی بیروت ۴/۳۰

تخیروا لنطفکم فانکحوا الاکفاء، وانکحوا الیھم[1] وفی لفظ فان النساء یلدن اشباہ اخوانھن واخواتھن[2]۔ رواہ ابن ماجۃ والحاکم والبیہقی والحاکم فی السنن وباللفظ الاٰخر ابن عدی وابن عساکر کلھم عن اُم المؤمنین الصدیقۃ صدرہ عند تمام والضیاء وابی نعیم فی الحلیۃ عن انس، وعند ابی عدی والدیلمی عن ابن عمر۔

اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کُفو میں بیاہ ہو، اور کُفو سے بیاہ کر لاؤ کہ عورتیں اپنے ہی کنبے کے مشابہ جنتی ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے اور حاکم نے سنن میں، اور دوسرے الفاظ میں ابن عدی و ابن عساکر سب نے ام المومنین صدیقہ سے، حدیث کا ابتدائی حصہ تمام، ضیاء اور ابونعیم کی حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن عدی و دیلمی کے ہاں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

حدیث ۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

تزوجوا فی الحجز الصالح فان العرق دسّاس[3]۔ رواہ ابن عدی والدارقطنی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اچھی نسل میں شادی کرو کہ رگِ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عدی اور دارقطنی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حدیث ۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ایاکم وخضراء الدمن المرأۃ الحسناء فی المنبت السوء۔ رواہ

گھوڑے کی ہریالی سے بچو، بری نسل میں خوب صورت عورت ــــ اس کو روایت

---

[1] سنن ابن ماجہ ابواب النکاح، باب الاکفاء ص ۱۴۲ السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، باب اعتبار الکفاءۃ ۷/۱۳۳
المستدرک للحاکم کتاب النکاح باب تخیروا لنطفکم الخ دار الفکر بیروت ۲/۱۶۳

[2] الکامل لابن عدی ترجمہ عیسٰی بن عبد اللہ الخ دار الفکر بیروت ۵/۱۸۸۳
کنز العمال بحوالہ عد وابن عساکر عن عائشہ حدیث ۴۴۵۵۸ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۶/۲۹۵

[3] الکامل لابن عدی ترجمہ ولید بن محمد الموقری دار الفکر بیروت ۷/۲۵۳۵
کنز العمال بحوالہ عد عن انس حدیث ۴۴۵۵۹ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۶/۲۹۶

الرامھرمزی[1] فی الامثال والدارقطنی فی الافراد والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

کیا ہے رامہرمزی نے امثال میں اور دارقطنی نے افراد میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۸۵ و ۸۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

العرب للعرب اکفاء والموالی للموالی اکفاء الاحائك او حجام۔ رواہ البیھقی[2] عن ام المومنین وعن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

عرب عرب کے کفو ہیں اور موالی موالی کے، مگر جولاہا یا حجام۔ اس کو روایت کیا ہے بیہقی نے ام المومنین وابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے۔

نفع آخرت

ظاہر ہے کہ اخلاقِ فاضلہ باعثِ اعمالِ صالحہ ہیں، اور اعمالِ صالحہ نفعِ آخرت، اور اس خصوص میں نصوص بکثرت۔

حدیث ۸۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قریش علی مقدمۃ الناس یوم القیٰمۃ ولولا ان تبطر قریش لاخبرتہا بمالمحسنتہا من الثواب عند اللہ۔ رواہ ابن[3] عدی عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

قریش روزِ قیامت سب لوگوں سے آگے ہونگے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انھیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عدی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

---

[1] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۱۵۳۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۳۸۲
کنز العمال بحوالہ الرامہرمزی فی الامثال حدیث ۳۴۵۸۷ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۳۰۰
[2] السنن الکبرٰی کتاب النکاح باب اعتبار الصنعۃ فی الکفاءۃ دار صادر بیروت ۷/۱۳۴ و ۱۳۵
[3] الکامل لابن عدی ترجمہ اسمٰعیل بن یحیٰی مدنی دار الفکر بیروت ۱/۲۹۹
کنز العمال بحوالہ عد عن جابر حدیث ۳۳۸۱۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۵

روزِ قیامت حضور سے قریب تر قریش ہوں گے

حدیث ۸۸: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

ان لواء الحمد یوم القیامة بیدی وان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب۔ رواه الامام الترمذی الحکیم والطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنه۔[1]

بے شک روزِ قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بے شک اس دن تمام مخلوق میں عرب میرے نشان سے زیادہ قریب ہوں گے۔ اسے روایت کیا ہے امام ترمذی حکیم نے اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابوموسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے۔

حدیث ۸۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

اول من اشفع له یوم القیٰمة من امتی اهل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش ثم الانصار ثم من اٰمن بی واتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع له اولا افضل۔ رواه الطبرانی[2] فی الکبیر والدارقطنی فی الافراد والمخلص فی الفوائد عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

روزِ قیامت میں سب سے پہلے اہلِ بیت کی شفاعت فرماؤں گا، پھر درجہ بدرجہ زیادہ نزدیک بین قریش تک، پھر انصار، پھر وہ اہلِ یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہلِ عجم، اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے۔ اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں اور دارقطنی نے افراد میں اور مخلص نے فوائد میں ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے۔

---

[1] شعب الایمان حدیث ۱۶۱۳ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۲۳۲
کنز العمال بحوالہ الحکیم طب ھب حدیث ۳۳۹۲۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۴۶
مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب المناقب باب ماجاء فی فضل العرب دارالکتاب بیروت ۱۰/۵۲

[2] المعجم الکبیر عن ابن عمر حدیث ۱۳۵۵۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۲/۴۲۱
کنز العمال بحوالہ طب ک حدیث ۳۴۱۴۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۹۴

ترجیح قریش کی ہوگی

حدیث ۹۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لوانی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الابکم یا بنی ھاشم۔ رواہ الخطیب[1] عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

میں دروازۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں، تو اے بنی ہاشم! پہلے میں تمھیں سے شروع کروں۔ اسے روایت کیا ہے خطیب نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۹۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احدا۔ رواہ ابن النجار[2] عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں دریائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں اس وقت اولادِ عبد المطلب پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔ اس کو روایت کیا ہے ابن النجار نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

حضور سے قرابت

حدیث ۹۲ تا ۹۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

کل سبب ونسب منقطع یوم القیمة الاسببی ونسبی۔ رواہ البزار[3] والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک

ہر علاقہ اور رشتہ روزِ قیامت قطع ہو جائیگا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔ اسے روایت کیا ہے بزار اور طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک

---

[1] تاریخ بغداد ترجمہ عبد اللہ بن الحسن ۵۰۵۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۹/۴۲۹

[2] کنز العمال بحوالہ ابن النجار عن ابن عباس حدیث ۳۳۹۰۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۴۱

[3] المعجم الکبیر حدیث ۲۶۳۳ تا ۲۶۳۵ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۳/۴۵ و حدیث ۱۱۶۲۱ ۱۱/۲۴۳
السنن الکبرٰی کتاب النکاح بیروت ۷/۱۱۴ و المستدرک کتاب معرفۃ الصحابۃ ۳/۱۴۲
کنز العمال حدیث ۳۱۹۱۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۰۹

وصححه وقال الذهبی اسنادہ صالح والدارقطنی والبیہقی فی السنن والضیاء فی المختارۃ عن امیرالمومنین عمر، والطبرانی عن ابن عباس وعن المسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم، وھو عند احمد والحاکم و البیہقی عن المسور فی حدیث اولہ فاطمۃ بضعۃ منی[1] وحدیث الفاروق مع قصۃ تزوجہ سیدتنا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالٰی عنہم رواہ سعید بن منصور فی سننہ وابن سعد فی الطبقات وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر بطرق وابن راھویۃ مختصراً۔

میں اور اسے صحیح کہا، اور ذہبی نے کہا اس کی سند صالح ہے، اور دارقطنی اور بیہقی نے سنن میں اور ضیاء نے مختارہ میں امیرالمومنین عمر سے، اور طبرانی نے ابن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے۔ اور یہ حدیث احمد، حاکم اور بیہقی کے ہاں مسور سے مروی ہے اس حدیث کے اول میں ہے فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میرے گوشت کا قطعہ ہے، اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث مع قصہ حضرت سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کا اپنے ساتھ نکاح، مروی ہے سعید بن منصور سے سنن میں اور ابن سعد نے طبقات میں اور ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں اور ابن عساکر نے متعدد طرق سے اور ابن راہویہ نے مختصراً روایت کیا ہے۔

حدیث ۵۹ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

کل نسب وصھر ینقطع یوم القیمۃ الا نسبی وصھری۔ رواہ ابن[2] عساکر عن عبداللہ بن امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

ٹوپی اور پانچے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے۔ اس کو روایت کیا ابن عساکر نے عبداللہ بن امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا،

مابال اقوام یزعمون ان قرابتی

کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری

---

[1] السنن الکبرٰی کتاب النکاح ۷/۶۴ و المستدرک کتاب معرفۃ الصحابۃ ۳/۱۵۸
کنز العمال بحوالہ حم ک حدیث ۳۴۲۲۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۱۰۸

[2] " " ابن عساکر " ۳۱۹۱۵ " " " ۱۱/۴۰۹

لاتنفع کل سبب ونسب منقطع یوم القیمة الا نسبی وسببی فانها موصولة فی الدنیا والاخرة۔ رواہ البزار۔[1]

قرابت نفع نہ دے گی، ہر علاقہ و رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ اور علاقہ کہ دنیا و آخرت میں جُڑا ہُوا ہے۔ اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث صحیح میں یُوں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسرِ منبر فرمایا:

ما بال رجال یقولون ان رحم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لاتنفع قومہ یوم القیمة بلٰی واللّٰہ ان رحمی موصولة فی الدنیا والاٰخرة۔ رواہ الحاکم[2] عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وصححہ ابن حجر فی غیر ما مقام۔

کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت روزِ قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی، خدا کی قسم میری قرابت دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے۔ اسے روایت کیاہے حاکم نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اس کو ابن حجر نے کئی مقام پر صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث ۹۷ تا ۱۰۱: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا:

ما بال اقوام یزعمون ان رحمی لاتنفع بل حتی حاء وحکم۔ رواہ الحاکم[3] و ابن عساکر عن ابی بردة ومعناہ عند الطبرانی وابن مندة والدیلمی عن ابی ھریرة وابن عمر وعمار معًا رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم اجمعین وبوجہ اٰخر عند الطبرانی فی الکبیر عن ام ھانی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وسیأتی۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہاں نفع دے گی یہاں تک کہ قبائل حاء و حکم دو قبیلۂ یمن کو۔ اسے روایت کیا ہے ابن عساکر نے ابی بردہ سے۔ اسی معنی کو طبرانی، ابن مندہ اور دیلمی نے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر اور عمار سے اجتماعی طور پر روایت کیاہے رضی اللہ عنہم۔ اور ایک اور طریق سے طبرانی نے کبیر میں ام ہانی رضی اللہ عنہا سے، اور ابھی یہ روایت آئے گی۔

---

[1] مجمع الزوائد بحوالہ البزار کتاب علامات النبوۃ باب فی کرامۃ صلے اللہ علیہ وسلم دار الکتاب بیروت ۸/ ۲۱۶

[2] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ من اہان قریشیا اہانہ اللہ دار الفکر بیروت ۴/ ۷۴

[3] مجمع الزوائد باب ماجاء فی حوض النبی صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتاب بیروت ۱۰/ ۳۶۴
〃 کتاب المناقب باب مناقب ام ہانی رضی اللہ عنہ ۹/ ۲۵۷

جنّت میں بلند درجے والا کون!

حدیث ۱۰۲ و ۱۰۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

رأیت کانی دخلت الجنۃ فرأیت الجعفر درجۃ فوق درجۃ زید فقلت ماکنت اظن ان زیدا دون جعفر فقال جبریل ان زیدا لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفرا لقرابتہ منك۔ رواہ الحاکم[1] عن ابن عباس وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن عمر بن علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم مرسلا، وھذا اللفظ ملفق بینھما

میں جنت میں گیا تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید بن ثابت کے درجے سے اوپر ہے، میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے، جبریل نے عرض کی زید جعفر سے کم تو نہیں مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا ہے کہ انھیں حضور سے قرابت ہے۔ اس کو روایت کیا ہے حاکم نے ابن عباس سے اور ابن سعد نے طبقات میں محمد بن عمر بن علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مرسلاً، اور یہ لفظ دونوں میں مختلف ہے۔

حدیث ۱۰۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من قرأ القراٰن فاستظھرہ فاحل حلالہ وحرم حرامہ ادخلہ اللہ بہ الجنۃ وشفعہ فی عشرۃ من اھل بیتہ کلھم قد وجبت لہ النار۔ رواہ ابن ماجۃ[2] والترمذی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ۔

جس نے قرآن حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالٰی اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے اہل خانہ کے دس افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول ہوگی جن پر جہنم واجب ہوچکی تھی۔ اس کو روایت کیا ہے ابن ماجہ اور ترمذی نے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ۔

---

[1] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ترجمۃ جعفر بن ابی طالب دار صادر بیروت ۴/ ۳۸
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/ ۲۱۰
[2] جامع الترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قاری القرآن امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۱۴
سنن ابن ماجہ باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۹

شفاعت اور مغفرت

حدیث ۱۰۵ : کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم :

الحاج یشفع فی اربع مائۃ من اھل بیت او قال من اھل بیتہ ویخرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ ۔ رواہ البزار[1] عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ ۔

چار سو عزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اس کو روایت کیا ہے بزار نے ابوموسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے۔

حدیث ۱۰۶ : کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم :

الشھید یشفع فی سبعین[2] من اھل بیتہ ۔ رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ۔

شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں مقبول ہوگی۔ اس کو ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰۷ : کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم :

الشھید یغفر لہ اول دفقۃ من دمہ ویزوج حوراوین ویشفع فی سبعین من اھل بیتہ رواہ الطبرانی[3] فی الاوسط بسند حسن عن ابی ھریرۃ

شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے، اور دم نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت کو آجاتی ہیں، اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ اسے

---

[1] کنز العمال بحوالہ البزار عن ابی موسٰی حدیث ۱۱۸۴۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۵/۱۴
الترغیب والترہیب بحوالہ البزار کتاب الحج حدیث ۱۵ مصطفی البابی مصر ۲/۱۶۶
مجمع الزوائد " باب دعاء الحاج والعمار دار الکتاب بیروت ۳/۲۱۱

[2] سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الشہید یشفع آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۳۴۱
موارد الظمآن حدیث ۱۶۱۲ المطبعۃ السلفیۃ ص ۳۸۸

[3] المعجم الاوسط حدیث ۳۳۲۳ مکتبۃ المعارف ریاض ۴/۱۸۱

رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

طبرانی نے اوسط میں بسندِ حسن ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰۸ و ۱۰۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

للشهيد عند الله سبع خصال (الٰى ان قال) ويشفع فى سبعين انسانا من اقاربه۔ رواه احمد[1] بسند حسن والطبرانى فى الكبير عن عبادة بن الصامت والترمذى وصححه وابن ماجة عن المقدام بن معديكرب رضى الله عنهما۔

شہید کے لئے اللہ کے یہاں سات کرامتیں ہیں، ہفتم یہ کہ اس کے اقربا سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا گیا۔ اس کو احمد نے بسندِ حسن اور طبرانی نے کبیر میں عبادہ بن صامت سے اور ترمذی نے اور اسے صحیح کہا اور ابن ماجہ نے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۱۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

يصف الناس يوم القيمة صفوفا فيمر الرجل من اهل النار على الرجل فيقول يا فلان اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول اما تذكر يوما ناولتك طهورا فيشفع له ويقول يا فلان اما تذكر يوم بعثتنى فى حاجة كذا فذهبت لك فيشفع له۔ رواه ابن[2] ماجة عن انس

لوگ روزِ قیامت پرے باندھے ہوں گے، ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا اس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا، اتنی سی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کو پانی دیا تھا اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہوجائے گا۔ ایک کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ فلاں دن آپ نے مجھے فلاں

---

[1] الترغیب والترہیب بحوالہ احمد والطبرانی کتاب الجہاد حدیث ۲۷ مصطفی البابی مصر ۲/ ۳۲۰
جامع الترمذی ابواب فضائل الجہاد امین کمپنی دہلی ۱/ ۱۹۹، ۲۰۰
سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۶
[2] " " کتاب الادب باب فضل صدقۃ الماء ص ۲۷۰

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اسکی شفاعت کریگا۔ اسکو ابن ماجہ نے حضرت انس سے روایت کیا

ایک روایت میں ہے کہ "جنتی جھانک کر دوزخی کو دیکھے گا ایک دوزخی اس سے کہے گا" آپ مجھے نہیں جانتے ۔" وہ کہے گا" واللہ! میں تو تجھے نہیں پہچانتا، افسوس تجھ پر تو کون ہے ۔" وہ کہے گا "میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف سے ہو کر گزرے اور مجھ سے پانی مانگا اور میں نے پلادیا تھا اس کے صلہ میں اپنے رب کے حضور میری شفاعت کیجئے ۔" وہ جنتی اللہ عزوجل کے زائروں میں اسکے حضور حاضر ہو کر یہ حال عرض کریگا، کہے گا "یارب شفعنی اے میرے رب! تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما ۔" فیشفعہ اللہ مولیٰ عزوجل اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائیگا" رواہ ابو یعلی[1] عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

دو یتیموں کی دیوار اور اصلاحِ اعمال

جب مقبولانِ خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی ان کو پانی پلادیا یا وضو کو پانی دے دیا، عمر میں اس کا کوئی کام کردیا، آخرت میں ایسا نفع دے گا تو خود ان کا جز ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیئے بلکہ دنیا و آخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے،

واما الجدار فکان لغلمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا فاراد ربک ان یبلغا اشدھما و یستخرج کنزھما رحمۃ من ربک[2]

وہ دیوار شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا، اور ان کا باپ نیک تھا، تو میرے رب نے اپنی رحمت سے چاہا کہ یہ اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی اور ہاتھ لگا کر اسے قائم کردیا اور وہاں والوں نے ان کو اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کردیا تھا اور ان کو کھانے کی حاجت تھی اس پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ "آپ چاہتے تو اس پر اجرت لیتے۔" خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا کہ:

---

[1] مسند ابو یعلی حدیث ۳۹۹۳ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۴/ ۱۱۶

[2] القرآن الکریم ۱۸/ ۸۲

"یہ دیوار دو یتیموں کی ہے جو ایک مرد صالح کی اولاد میں ہیں اور اس میں نیچے ان کا خزانہ ہے، دیوار گرجاتی تو خزانہ ظاہر ہوجاتا، لوگ لے جاتے، لہذا آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قائم اور خزانہ محفوظ رہے کہ وہ جوان ہو کر نکالیں، ان کے صالح باپ کے صدقہ میں ان پر یہ رحمت ہوئی۔"

علماء فرماتے ہیں، وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں باپ تھا۔

حدیث ۱۱۱ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں،

حفظ الصلاح لابیھما وما ذکر عنھما صلاحا۔

ان کے باپ کی صلاح کا لحاظ فرمایا گیا، ان کی اپنی صلاح کا کوئی ذکر نہ فرمایا۔

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہوں گے کہ ان کے لئے خزانہ لازوال محفوظ رکھا تھا سونے کی تختی پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا، اور کچھ نصائح و مواعظ۔

کما رواہ ابنا ابی حاتم[1] و مردویۃ فی تفاسیرھما عن ابی ذر و ھذا عن علی رضی اللہ تعالٰی عنھما کلاھما عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والشیرازی فی الالقاب والخرائطی فی قمع الحرص وابن عساکر فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما من قولہ۔

جیسا کہ اسے روایت کیا ہے ابن حاتم و مردویہ نے اپنی تفاسیر میں ابی ذر سے اور یہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے، دونوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے۔ اور شیرازی نے القاب میں اور خرائطی نے قمع الحرص میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے قول سے۔

مگر یہ صلاح کا سبب تھا نہ کہ نتیجہ، نتیجہ ان کے باپ کی صلاح کا تھا،

رواہ الامام عبد اللہ بن المبارک و

اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن مبارک اور

---

[1] جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ وکان ابوھما صالحا المطبعۃ المیمنۃ مصر ۱۶/ ۶
الدر المنثور بحوالہ ابن مبارک وسعید بن منصور و احمد فی الزھد و ابن المنذر و ابن ابی حاتم الخ ۴/ ۲۳۵
" بحوالہ حاتم و ابن مردویہ والبزار عن ابی ذر رضی اللہ عنہ مکتبہ آیۃ اللہ قم ایران ۴/ ۲۳۴
" بحوالہ الخرائطی فی قمع الحرص و ابن عساکر فی التاریخ عن ابن عباس ۴/ ۲۳۵
تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ وکان ابوھما صالحا مکتبہ نزار مصطفٰے الباز مکۃ المکرمۃ ۷/ ۲۳۷۵

۲۱ الامام احمد[1] فی الزھد وسعید ابن منصور فی سننه وابنا المنذر و ابی حاتم فی تفاسیرھما والحاکم فی المستدرک.

امام احمد نے زہد میں اور سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں اور ابن منذر و ابن ابی حاتم نے اپنی اپنی تفسیروں میں اور حاکم نے مستدرک میں۔

حدیث ۱۱۲ تا ۱۱۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ یصلح بصلاح الرجل ولدہ وولد ولدہ ویحفظه فی ذریته والدویرات حوله فمایزالون فی ستر من اللہ و عافیة۔ رواہ ابن مردویة[2] عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما مرفوعا وابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما من قوله وھذا اللفظ والمرفوع بمعناہ ونحوہ لابن المبارک و ابن ابی شیبه عن محمد بن المنکدر موقوفاً۔

بے شک اللہ تعالٰی آدمی کی صلاح سے اس کی اولاد اور اولادِ اولاد کی صلاح فرما دیتا ہے، اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرما دیتا ہے کہ اللہ تعالٰی کی طرف سے پردہ پوشی و امان میں رہتے ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے ابن مردویہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مرفوعاً اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ان کا قول روایت کیا یہ اس کے الفاظ ہیں اور مرفوع حدیث اسی کے معنٰی میں ہے اور اسی کی مثل ابن مبارک اور ابن ابی شیبہ نے محمد بن منکدر سے موقوفاً روایت کیا۔

اولاد کا ثواب اور اس کا اجر

حدیث ۱۱۵ کعب احبار نے فرمایا:

ان اللہ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما۔ رواہ احمد[3] فی الزھد۔

اللہ تعالٰی بندۂ مومن کی اولاد میں اسّی برس تک اس کی رعایت کرتا ہے۔ اس کو احمد نے زہد میں روایت کیا ہے۔

---

[1] الدر المنثور بحوالہ ابن ابی حاتم تحت آیۃ و کان ابوھما صالحا مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۴/ ۲۳۵

[2] تفسیر ابن ابی حاتم " " " " " " " مکتبہ نزار مصطفی الباز مکۃ المکرمۃ ۷/ ۲۳۷۵

الدر المنثور بحوالہ ابن ابی حاتم عن ابن عباس و ابن مردویہ عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہما ۴/ ۲۳۵

" " بحوالہ ابن مبارک و ابن ابی شیبہ عن محمد بن المنکدر موقوفاً ۴/ ۲۳۵

[3] " بحوالہ احمد فی الزھد تحت آیۃ و کان ابوھما صالحا ۴/ ۲۳۵

حدیث ۱۱۶ سیدنا عیسٰی ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

طوبٰی لذریۃ المومن ثم طوبٰی لھم کیف یحفظون من بعدہ۔

مومن کی ذریّت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے کیسی، اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیثمہ نے وہی آیت تلاوت کی فکان ابوھما صالحا۔

اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد فی الزھد و ابن ابی حاتم عن خیثمۃ۔[1]

اسے روایت کیا ابن ابی شیبہ اور احمد نے زہد میں، اور ابن ابی حاتم نے خیثمہ سے۔

وقال اللہ عزّ وجل (اور اللہ عزوجل نے فرمایا):

والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التنٰھم من عملھم من شیئ۔[2]

اور وہ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد ایمان میں ان کی تابع ہوئی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا۔

حدیث ۱۱۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ یرفع ذریۃ المومن الیہ فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل لتقربھم عینیہ۔

بیشک اللہ تعالٰی مومن کی ذریّت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھالے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہو تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

پھر یہی آیت کریمہ من شیئ تک تلاوت کی، اور اس کی تفسیر میں فرمایا:

مانقصنا الاٰباء بما اعطینا البنین۔

رواہ البزار وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھو عند سعید بن منصور وھناد وابناء جریر والمنذر وابن ابی حاتم والحاکم[3]

ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اسکے سبب والدین کو کچھ اجر کم نہ فرمایا۔ اسے روایت کیا بزار اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اور اسکو سعید بن منصور، ھناد، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم،

---

[1] الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ واحمد فی الزہد وابن ابی حاتم تحت آیہ وکان ابوھما صالحا ۴/ ۲۳۸
الزہد لامام احمد بن حنبل من مواعظ عیسٰی علیہ السلام دار الدیان للتراث قاہرہ ص ۷۲

[2] القرآن الکریم ۵۲/ ۲۱

[3] الدر المنثور بحوالہ البزار وابن مردویہ عن ابن عباس تحت آیۃ والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم الخ ۶/ ۱۱۹
〃 〃 سعید بن منصور وابناء جریر والمنذر وابن ابی حاتم والحاکم والبیہقی 〃 〃 〃 ۶/ ۱۱۹

والبیہقی فی سننہ عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ من قولہ۔

حاکم اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حدیث ۱۰۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

اذا دخل الرجل الجنۃ سأل عن ابویہ و ذریتہ و ولدہ فیقال انہم لم یبلغوا درجتک وعملک فیقول یا رب قد عملت لی ولھم فیؤمر بالحاقھم بہ۔ رواہ عنہ الطبرانی[1] و ابن مردویہ۔

جب آدمی جنت میں جائے گا اپنے ماں باپ اور اولاد کو پوچھے گا۔ ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجے اور عمل کو نہ پہنچے۔ عرض کرے گا اے رب میرے! میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کے لئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملا دئے جائیں۔ اسے طبرانی نے و ابن مردویہ نے اس سے روایت کیا۔

اس کی تصدیق میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کریمۂ مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ھم ذریۃ المومن یموتون علی الاسلام فان کانت منازل اٰبائھم ارفع من منازلھم لحقوا اٰباءھم ولم ینقصوا من اعمالھم التی عملوا شیئا۔ رواہ عنہ ابن ابی حاتم[2]۔

یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں، اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسے روایت کیا ابن عباس سے ابن ابی حاتم نے۔

صحابہ اور اہل بیت کی اولاد کے درجات

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق و فاروق و عثمان و علی و جعفر و عباس و انصار کرام رضی اللہ تعالٰے عنہم کی صلاح کا کیا کہنا، جن کی اولاد میں شیخ، صدیقی و فاروقی و عثمانی و علوی و جعفری و عباسی و انصاری ہیں، یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا و آخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات عُلیہ سادات کرام،

---

[1] الدر المنثور بحوالہ الطبرانی و ابن مردویہ تحت آیۃ والذین اٰمنوا واتبعتہم ذریاتہم الخ ۶/ ۱۱۹

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ابن ابی حاتم ۶/ ۱۱۹

اولادِ امجادِ حضرت خاتونِ جنت بتول زہرا کہ حضور پُرنور سید العالمین، سید العالمین، سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع و اعلٰی و بلند و بالا ہے ــــ اللہ عزّ وجل فرماتا ہے:

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا[1]

اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دُور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمھیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔

حدیث ۱۲۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان فاطمۃ احصنت فحرمھا اللہ و ذریتھا علی النار۔ رواہ تمام فی فوائدہ والبزار و ابو یعلٰی والطبرانی[2] والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بے شک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ تعالٰی نے اسے اور اس کی تمام نسل کو آگ پر حرام فرما دیا۔ اسے روایت کیا ہے تمام نے اپنی فوائد میں، اور بزار اور ابو یعلٰی اور طبرانی اور حاکم نے اور اس کی تصحیح کی ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۱۲۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

سألت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیھا۔ رواہ ابو القاسم[3] بن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ وعن الصحابۃ جمیعا۔

میں نے اپنے رب عزّ وجل سے مانگا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے، اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔ اس کو روایت کیا ہے ابو القاسم بن بشران نے اپنی امالی میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور تمام صحابہ سے۔

حدیث ۱۲۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا:

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۳۳

[2] کنز العمال بحوالہ البزار ع طب ک عن ابن مسعود حدیث ۳۴۲۲۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۱۰۸
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ زہد فاطمہ رضی اللہ عنہا دار الفکر بیروت ۳/ ۱۵۲

[3] کنز العمال بحوالہ ابی القاسم بن بشران فی امالیہ حدیث ۳۴۱۴۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۹۵

ان اللہ غیر معذبك ولا ولدك ۔ رواہ الطبرانی[1] بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔ اس کو طبرانی نے بسند صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۲۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

انما سمیت فاطمة لان اللہ فطمها وذریتها عن النار یوم القیمة۔ رواہ ابن عساکر[2] عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔

فاطمہ زہرا کا نام فاطمہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمادیا۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حضور اور اہلبیت سے محبّت کرنے والے جنّتی ہیں

حدیث ۱۲۴ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریمہ ولسوف یعطیك ربك فترضی کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

من رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان لا یدخل احد من اهل بیته النار ۔ رواہ ابن جریر[3] عنه من طریق السدی ۔

یعنی اللہ عزوجل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ فرماتا ہے کہ بے شک عنقریب تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا یہ ہے کہ حضور کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔ اسے روایت کیا ہے ابن جریر نے سدی کے حوالہ سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حدیث ۱۲۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

---

[1] المعجم الکبیر — حدیث ۱۱۶۸۵ — المکتبة الفیصلیة بیروت ۱۱/۲۶۳

[2] فیض القدیر — تحت حدیث ۲۰۳ — دار المعرفة بیروت ۱/۱۶۸

[3] جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ المطبعة المیمنة مصر ۳۰/۱۲۸
الدر المنثور بحوالہ ابن جریر عن السدی 〃 〃 〃 〃 مکتبۃ آیۃ اللہ قم ایران ۶/۳۶۱

وعدنی ربی فی اھل بیتی من اقر منھم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذبھم ۔ رواہ الحاکم[1] عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ ھو ثم ابن حجر فی صواعقہ ۔ والحمد للہ رب العلمین ۔

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلِ بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا ۔ اس کو روایت کیا ہے حاکم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسے صحیح کہا، پھر ابن حجر نے اپنی صواعق میں ۔ اور اللہ ہی کے لئے خوبیاں ہیں جو دونوں جہان کا رب ہے ۔

حدیث ۱۲۶ و ۱۲۷ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

یا علی ان اول اربعۃ ید خلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین و ذراریتنا خلف ظھورنا ۔ رواہ ابن عساکر[2] عن علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنھما ۔

اے علی! سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے، میں ہوں اور تم، حسن اور حسین، اور ہماری ذریتیں ہمارے پسِ پشت ہوں گی ۔ اسے روایت کیا ہے ابن عساکر نے علی سے اور طبرانی نے کبیر میں ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ۔

حدیث ۱۲۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم :

اول من یرد علیّ الحوض اھل بیتی ومن احبنی من امتی ۔ رواہ الدیلمی[3] عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ ۔

سب سے پہلے میرے پاس حوضِ کوثر پر آنیوالے میرے اہلِ بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے ۔ اسے روایت کیا ہے دیلمی نے علی کرم اللہ وجہہ سے ۔

حدیث ۱۲۹ کہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا کی :

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/۱۵۰

[2] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۴/۳۲۱
کنز العمال بحوالہ طب عن محمد بن عبید اللہ حدیث ۳۴۲۰۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۱۰۴

[3] کنز العمال بحوالہ الدیلمی عن علی حدیث ۳۴۱۷۸ " " " ۱۲/۱۰۰

اللھم انھم عترۃ رسولك فھب مسیئھم لمحسنھم وھبھم لی۔

الٰہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکار ان کے نکوکاروں کو دے ڈال، اور ان سب کو مجھے ہبہ فرما دے۔

پھر فرمایا: ففعل مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ امیر المومنین نے عرض کی: ما فعل کیا کیا؟ فرمایا:

فعلہ ربکم بکم ویفعلہ بمن بعدکم۔ رواہ الحافظ المحب الطبرانی[1] عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجھہ۔

یہ تمہارے ساتھ تمہارے رب نے کیا جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔ اسکو روایت کیا حافظ محب طبرانی نے امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے۔

تنبیہ نبیہ اور نتیجہ

اقول: ان نصوص جلیلۂ قرآن عظیم واحادیث نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم سے روشن ہوا کہ:

(۱) حدیث مسلم:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو عمل میں پیچھے ہوا اسکا نسب نفع بخش نہ ہوگا۔

میں نفی نفع مطلق ہے نہ کہ نفی مطلق، ورنہ معاذ اللہ کریمۂ الحقنا بھم ذریتھم[3] (ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملا دیا) کے صریح معارض ہوگی۔

(۲) نہ کہ کریمہ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون[4] (تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے) کہ ایک وقت مخصوص کے لئے ہے۔

---

[1] طبرانی

[2] صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۴۵

[3] القرآن الکریم ۵۲/۲۱

[4] القرآن الکریم ۲۳/۱۰۱

الا تری قولہ تعالٰی (کیاآپ دیکھ نہیں رہے اللہ تعالٰی کے ارشاد کی طرف ۔ ت): ولا یتساء لون (اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے ۔ ت) مع قولہ عزوجل، واقبل بعضھم علی بعض یتساء لون[1] (اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ۔ ت)

روی سعید بن منصور فی سننہ وابناء حمید والمنذر وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما، قال انھا مواقف فاما الموقف الذی لا انساب بینھم ولا یتساء لون عند الصعقۃ الاولی لا انساب بینھم فیھا اذا صعقوا فاذا کانت النفخۃ الاٰخرۃ فاذا ھم قیام یتساء لون[2]

سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں، پسران حمید و منذر، اور ابی حاتم نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مواقف (منازل حضوری) چند ہیں، لیکن وہ موقف جس میں نہ رشتے کام آئیں نہ انکے ذریعہ سفارش، وہ صعقۂ اولٰی (پہلی کڑک) ہے اس میں رشتے کام نہ آئیں گے جب لوگ گھبرائے ہوئے اٹھیں گے، اور جب صعقۂ ثانیہ ہوگا تو سیدھے کھڑے ہوکر رشتوں سے سوال کریں گے۔

(۳) جبکہ احادیث متواترہ سے فضل نسب، فرقِ احکام و نفعِ آخرت بلاشبہ ثابت، تو امثال حدیث: الا لافضل لعربی علی عجمی ولا لاحمر علی اسود[3] (نہ عربی کی فضیلت عجمی پر ہے اور نہ ہی سفید کی کالے پر) وحدیث: انظر فانك لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بتقوٰی[4] (بے شک تم سفید اور کالے سے بہتر نہیں ہو مگر تم کو صرف تقوٰی سے فضیلت حاصل ہے) میں مثل کریمہ: ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم[5] (بے شک تم میں اللہ کے نزدیک مکرم وہ ہے جو پرہیزگار رہے) سلب فضل کلی ہے نہ کہ سلب کلی فضل۔

(۴) حدیث: لا اغنی عنکم من اللہ شیئا[6] (میں تم کو اللہ سے کچھ بھی بے نیاز

---

[1] القرآن الکریم ۵۲/۲۵

[2] الدرالمنثور بحوالہ سعید بن منصور وابناء حمید والمنذر وابی حاتم، تحت آیۃ فلا انساب بینھم ۵/۱۵

[3] الترغیب والترھیب الترھیب من احتقار المسلم الخ حدیث ۹ مصطفی البابی مصر ۳/۶۱۲

[4] " " " " " " ۳/۶۱۲

[5] القرآن الکریم ۴۹/۱۳

[6] صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان مات علی الکفر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۴

نہیں کروں گا) میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی، کہ حدیث متواترہ شفاعت، واجماعِ اہل سنّت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے:

"پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سُنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو، سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں، اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے' وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا' سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے[1]۔"

انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کا رَدِ بلیغ تو فقیر کی کتاب "الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء" میں دیکھئے اور یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سُنئے۔ اس میں حدیث پوری یوں ہے کہ:

امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کی بہن حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں اس پر ان سے کہا گیا:

ان محمد الایغنی عنك من اللہ شیئا۔ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمھیں نہ بچائیں گے۔

وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لاتنال اهل بیتی ان شفاعتی تنال حاء وحکم۔ رواہ الطبرانی[2] فی الکبیر عن اُمّ ھانی رضی اللہ تعالٰی عنھا۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بے شک میری شفاعت ضرور قبیلۂ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔ اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا سے۔

(۵) حدیث ۹۵ کے بعد جو ایک روایت بزار سے گزری اس کے قصے میں اس کی نظیر حضرت صفیہ

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراک فی التصرف مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۲۵

[2] المعجم الکبیر حدیث ۱۰۶۰ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۲۴/ ۴۳۴

بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک پسر کی وفات پر بآواز روئیں، ان سے وہی کہا گیا:

ان قرابتك من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا تغنی عنك من الله شیئا[1]	محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت اللہ کے یہاں کچھ کام نہ دے گی۔

حضور سے رشتہ وعلاقہ مضبوط تر ہے

ایک موقعہ پر حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو جمع فرماکر برسرِ منبر ان کا وہ رَدِّ جلیل ارشاد فرمایا کہ:

"کیا ہوا انھیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے، ہر رشتہ وعلاقہ قیامت سے قطع ہوجائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔"

رواہ کما تقدم البزار[2]۔

امام ابن حجر مکی صواعق میں فرماتے ہیں:

قال المحب الطبری وغیرہ من العلماء انه صلی الله تعالیٰ علیه لا یملك لاحد شیئا لا نفعا ولا ضرا لکن عز وجل یملکه نفع اقاربه بل وجمیع امته بالشفاعة العامة والخاصة فهو لا یملك الا ما یملکه له مولاه کما اشار الیه بقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غیر ان لکم رحما سابلها ببلالها وکذا معنی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	محب طبری وغیرہ علماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم (بنفسہ) کسی چیز کے مالک نہیں نہ نفع کے نہ نقصان کے، ہاں اللہ عزوجل نے ان کو مالک بنایا ہے اپنے اقارب بلکہ اپنی تمام اُمت کے نفع کا، شفاعتِ عامہ وخاصہ کے ذریعہ۔ تو وُہ بذاتِ خود مالک نہیں ہیں، ہاں انکے مولیٰ نے ان کو مالک بنایا ہے، جیساکہ اس طرف اشارہ فرمایا اپنے اس ارشادِ گرامی میں (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) مگر یہ کہ تمھارے لئے ایک تعلق ہے ——— اور یہی معنی ہیں حضور صلی اللہ تعالےٰ

[1] و [2] مجمع الزوائد بحوالہ البزار کتاب علامات النبوۃ باب فی کرامۃ اصلہ دار الکتاب بیروت ۸/۲۱۶

لا اغنی عنکم من اللہ شیئا ای بمجرد نفسی من غیر ما یکرمنی بہ اللہ تعالیٰ من نحو شفاعۃ او مغفرۃ و خاطبھم بذلک رعایۃ لمقام التخویف و الحث علی العمل و الحرص علی ان یکونوا اولی الناس حظا فی تقوی اللہ تعالیٰ وخشیتہ ثم اومأ الی حق رحمہ اشارۃ الی ادخال نوع طمانیۃ علیھم وقیل ھذا قبل علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بان الانتساب الیہ ینفع وبانہ یشفع فی ادخال قوم الجنۃ بغیر حساب و رفع درجات اٰخرین واخراج قوم من النار[1]

علیہ وسلم کے اس قول کے کہ میں اللہ کے نزدیک تمہیں کسی کام نہ آؤں گا یعنی بطورِ خود ماسوائے اس کے جس کی اللہ تعالےٰ مجھے کرامت بخشے گا، جیسے شفاعت یا مغفرت۔ اور ان سے خطاب فرمایا اس کے ساتھ (تمہیں نفع نہ دوں گا) مقام تخویف کی رعایت کرتے ہوئے اور عمل پر ابھارنے اور اس بات پر حرص دلانے کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کی خشیت میں لوگوں میں بہتر نصیبے والے ہوں۔ پھر اشارہ فرمایا اپنے حقِ تعلق کی جانب، اشارہ فرمایا اس قول تک کہ فرمایا انھیں اطمینان دلادیا اور کہا گیا کہ یہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اس بات کے جاننے سے پہلے کی بات ہے کہ آپ کی طرف انتساب نفع دیتا ہے، اور اس بات کے جاننے سے پہلے کہ وہ اُمت کو جنت میں بغیر حساب داخل کرے گا، اور درجوں پر درجہ بلند کرنے، اور اُمت کو دوزخ سے نکالنے میں شفیع ہوں گے۔ (م)

اسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کرکے فرماتے ہیں:

ولا ینافی ھذہ الاحادیث ما فی الصحیحین وغیرھما انہ لما نزل قولہ تعالیٰ وانذر عشیرتک الاقربین فجمع قومہ ثم عم وخص بقولہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئا حتی قال یا فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھما وسلم اما لان

اور یہ احادیث منافی نہیں ہے ان احادیث کے جو صحیحین وغیرہ میں ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا تو آپ نے اپنی قوم کو جمع فرمایا پھر اپنے قول لا اغنی عنکم من اللہ شیئا کو عام و خاص دونوں طریقے سے بیان فرمایا کہ اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیھما وسلم) یا تو اس لئے کہ

---

[1] الصواعق المحرقۃ الباب الحادی عشر الفصل الاول مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۵۸۱

هذه الروایة محمولة علی من مات کافرا اوانها اخرجت مخرج التغلیظ والتنفیر اوانها قبل علمه بانه یشفع عموما و خصوصًا[1]

یہ روایت محمول ہے اس شخص پر جو کافر مرا، یا یہ کہ روایت تغلیظ و تنفیر کے طور پر بیان ہوئی یا یہ کہ حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے اس بات کے علم سے پہلے کی بات ہے کہ وہ شفاعتِ عامّہ وخاصّہ فرمائیں گے۔ (م)

علامہ مناوی تیسیر میں زیرِ حدیث " کل سبب ونسب " فرماتے ہیں:

لایعارضه قول صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لاهل بیته لا اغنی عنکم من اللہ شیئا لان معناه انه لایملك لهم نفعا لکن اللہ یملکه نفعهم بالشفاعة فهو لایملك الا ماملکه ربه[2]

حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اپنے اہلبیت سے لا اغنی عنکم فرمانا اس حدیث کے معارض نہیں اس لئے کہ معنی یہ ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے نفع کے مالک نہیں لیکن اللہ تعالے شفاعت کے ذریعہ ان کے نفع کا مالک بنائیگا، پس وہ نہیں ہیں مالک مگر اس کے جس کا ان کو ان کے رب نے مالک بنایا۔

حضرت شیخ محقق قدس سرہٗ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

غایت وانذار و مبالغہ درآنست ولافضل بعضے ازیں مذکورین و در آمدن ایشاں بہشت را وشفاعت آں سرورِ عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم مرعصاۃ امت را چہ جائے اقربائے خویشاں وے باحادیثِ صحیحہ ثابت شدہ است و باوجود آں خوف لاابالی باقیست واں مقام تقاضائے ایں حال کرد وتواند کہ احادیثِ فضل و شفاعت بعد ازاں ورود یافتہ باشند و بالجملہ مامور شد از جانب پروردگار تعالٰے بانذار

اس میں غایت اور انذار اور مبالغہ ہے اور ان مذکور حضرات کی دیگر بعض سے فضیلت نہیں اور نہ آنا ان کا بہشت میں اور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہم گنہ گار امت کی شفاعت کرنا چہ جائے کہ اپنے اقرباء کی احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی ہے اور باوجود خوف لاابالی باقی ہے اور یہ مقام اس حال کا متقاضی ہے اور معلوم ہونا چاہئے کہ فضیلت و شفاعت والی احادیث اس کے بعد وارد ہوئی ہیں، خلاصہ یہ کہ اللہ تعالٰی کی طرف

---

[1] الصواعق المحرقہ باب الحث علی حبہم والقیام لواجب حقہم مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۲۳۰

[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث کل سبب ونسب الخ مکتبہ الامام الشافعی ریاض ۲/۲۱۳

پس امتثال کرد ایں امر را[1]

سے آپ اس انذار کو بیان کرنے پر مامور تھے، پس آپ نے اس امر کو واضح طور پر پورا کیا۔

تفاضلِ انساب

بالجملہ تفاضلِ انساب بھی یقیناً ثابت، اور شرعاً اس کا اعتبار بھی ثابت، اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی جزماً ثابت، اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر و ضائع و برباد جاننا سخت مردود و باطل، خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب بلکہ قریش، بلکہ بنی ہاشم، بلکہ سادات کرام کو بھی شامل، اب یہ قول اشد غضب و ہلاک دیوار سے بائل اور اسی پر نظر فقیر غفرلہ القدیر کو اس قدر تطویل پر حامل کہ نسب عرب نہ کہ قریش، نہ کہ ہاشم، نہ کہ سادات کرام کی حمایت ہر مسلمان پر فرض کامل۔

تعظیم نہ کرنے والے پر لعنت اور وعید

حدیث ۱۳۰: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلث اما منافق واما لزنیۃ و اما لغیر فھو حملتہ امہ علی غیر طھر رواہ الباوردی[2] وابن عدی والبیھقی فی الشعب واٰخرون عن علی کرم اللہ وجھہ۔

جو میری عترت اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچّہ۔ اسے روایت کیا ہے باوردی اور ابن عدی اور بیہقی نے شعب میں اور انکے علاوہ دوسروں نے علی کرم اللہ وجہہ سے۔

حدیث ۱۳۱ تا ۱۳۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

ستة لعنتھم لعنھم اللہ وکل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز بذلک من اذل اللہ و

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ انھیں لعنت فرمائے، اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی کچھ آیتیں سورتیں جُدا بتاتے ہیں) اور تقدیر الٰہی کا

[1] اشعۃ اللمعات شرح المشکٰوۃ کتاب الرقاق باب در لواحق و متمات الخ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/۲۷۲

[2] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۵۹۵۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۶۲۶

يذل من اعز الله والمستحل لحرم الله والمستحل من عترتى ما حرم الله و التارك سنتى ۔ رواه الترمذى[1] و الحاكم عن ام المومنين والحاكم عن علی والطبرانی عن عمرو بن سعواء رضی اللہ تعالٰی عنهم اوله سبعة لعنتهم وزاد المستأثر بالفئ و سنده[2] حسن ۔

جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے، اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے، اور اللہ تعالٰی کے حرام کردہ کو حلال جاننے والا، اور میری عترت کی ایذاء و بے تعظیمی روا رکھنے والا اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑ دے۔ اسے روایت کیا ہے ترمذی اور حاکم نے ام المومنین سے اور حاکم نے علی سے اور طبرانی نے عمرو بن سعواء رضی اللہ تعالٰی عنہم سے جس کا آغاز یوں ہے سبعة لعنتهم اس میں والمستأثر بالفئ کا اضافہ ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ت)

حدیث ۱۳۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من احب ان يبارك له فى اجله و ان يمتعه الله بما خوله فليخلفنى فى اهلى خلافة حسنة ومن لم يخلفنى فيهم بتك امره و ورد على يوم القيمة مسودا وجهه ۔ رواه ابو الشيخ[3] فى تفسيره و ابو نعيم عن عبد الله بن بدر الخطمى ۔

جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔ جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔ اس کو روایت کیا ابو الشیخ نے اپنی تفسیر میں اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن بدر خطمی سے۔

حدیث ۱۳۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان لله عز وجل ثلث حرمات فمن حفظهن حفظه الله دينه و دنياه

بے شک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں، جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالٰی اس کے دین و دنیا

---

[1] سنن الترمذی کتاب القدر باب ۱۷ حدیث ۲۱۶۱ دار الفکر بیروت ۴/ ۶۱
المستدرک للحاکم کتاب الایمان ۱/ ۳۶ و کتاب التفسیر ۲/ ۵۲۵ و کتاب الاحکام ۴/ ۹۰
[2] المعجم الکبیر حدیث ۸۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۴۳
[3] کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ وابی نعیم حدیث ۳۴۱۷۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۹۹

۲۳ ومن لم یحفظ هن لم یحفظ اللہ دینہ ولا دنیاہ حرمۃ الاسلام وحرمتی وحرمۃ رحمی۔ رواہ ابوالشیخ[1] و ابن حبان والطبرانی۔

محفوظ رکھے، اور جوان کی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے نہ دنیا کی، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔ اسے روایت کیا ہے ابوالشیخ، ابن حبان اور طبرانی نے۔

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں

- ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔
- نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا جائز نہیں۔
- دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔
- انھیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔
- نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں۔
- اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دُکھانا جائز نہیں۔

احادیث جو اس باب میں آئیں انھیں معانی کی طرف ناظر ہیں و باللہ التوفیق۔ خدمت گاری اہلبیت مصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے یہ بیان ایک رسالہ ہوگیا لہذا بلحاظ تاریخ اس کا نام اِرَاءَۃُ الْاَدَبْ لِفَاضِلِ النَّسَبْ رکھا انسب، واللہ تعالٰی اعلم۔

شیخ بنظر عمر ہر بوڑھا ہے اور بنظر فضل ہر عالم وصالح اگرچہ جوان ہو، اور بنظر نسب ہندوستان میں دو محاورے ہیں، ایک یہ کہ سید مغل پٹھان کے سوا باقی ہر قوم کا مسلمان شیخ ہے، یوں اس کا اطلاق عام ہے، جیسے ابتدا ءً ہند میں ہر مسلمان کو ترک کہتے تھے۔ اسی محاورے پر مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں: ؎

گفت من آئینہ ام مصقول دوست ترک و ہندو در من آں بیند کہ اوست[2]

(اس نے کہا اے دوست! میں صاف شیشہ ہوں کہ ترک اور ہندوستان کے لوگ مجھ میں اسے دیکھتے ہیں۔ ت)

---

[1] کنز العمال بحوالہ طب وابی نعیم عن ابی سعید حدیث ۳۰۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱/۷۷
المعجم الکبیر حدیث ۲۸۸۱ ۳/۱۲۶ و المعجم الاوسط حدیث ۲۰۵ ۱/۱۶۲

[2] مثنوی معنوی دربیان آنکہ جنید ان ہر کسے از آنجاست کہ وی ست ہر کسے نورانی کتب خانہ پشاور، دفتر اول ص۹۲

جلد

دوسرے چار شریف قوموں سے ایک اس طرح البتہ جوان میں کا نہ ہو اور اپنے آپ کو شیخ بتائے وُہ وعید شدید:

من ادعی الی غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام۔ رواہ احمد[1] والبخاری و مسلم وابوداؤد وابن ماجۃ عن سعد وعن ابی بکرۃ معاً رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ بنائے اس پر جنّت حرام ہے۔ اس کو روایت کیا ہے احمد اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے سعد سے اور ابی بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے معاً۔

میں داخل ہے ____ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من ادعی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ یوم القیٰمۃ صرفا ولاعدلا۔ رواہ الستۃ الا ابن[2] ماجۃ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ وصدر رواہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

جو دوسروں کو اپنا باپ بنائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت۔ اللہ روز قیامت نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ اس کو ابن ماجہ کے علاوہ صحاح ستّہ نے روایت کیا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ اور اس کا ابتدائی حصّہ امام احمد ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

کتبہ عبدہ المذنب عبدالمصطفٰی احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

رسالہ اراءۃ الادب لفاضل النسب ختم ہُوا

---

[1] صحیح البخاری کتاب المغازی ۲/۶۱۹ و کتاب الفرائض باب من ادعی الی غیر ابیہ ۲/۱۰۰۱
صحیح مسلم کتاب الایمان باب حال من رغب عن ابیہ وھو یعلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷
سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۴۱
سنن ابن ماجہ کتاب الحدود ص ۱۹۱ و مسند احمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص ۱/۱۶۹، ۱۷۴، ۱۷۹

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ ۱/۴۴۲ و کتاب العتق باب تحریم تولی العتیق غیر موالیہ ۱/۴۹۵
سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب من ادعی الی غیر ابیہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۹۱
مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۲۸